مختلف کیٹیگریز میں ڈھیر سارے مکمل ناول پڑھنے کیلئے ہمارا یہ واٹس ایپ چینل جوائن کیجئے

👇👇👇👇

[Classic Urdu Material WhatsApp Channel]

ڈیئر ریڈرز اگر آپ سے لنکس اوپن نہیں ہو رہے تو آپ ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر جا کر ان تمام لنکس کو ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں۔

آپ کو ہماری ویب سائٹ کلاسک اردو میٹیریل پر ہر قسم کے ناولز مل جائیں گے ویب سائٹ لنک نیچے ہے کلک کیجیے

https://classicurdumaterial.com/

ایف بی کے کچھ ایشوز کی وجہ سے بعض اوقات ایف بی پر لنکس اوپن نہیں ہوتے۔ یہ تمام لنکس آپ کو ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر مل جائیں گے۔ چینل کا لنک اوپر دیا گیا ہے آپ اُس پر کلک کریں اور چینل کو فالو کریں اور ڈھیر سارے ناولز ڈاؤنلوڈ کریں

اور اگر آپ آڈیو ناول سننا پسند کرتے ہیں تو ہمارے آڈیو ناول یوٹیوب چینل کو سبسکرائیب کیجیے لنک نیچے ہے

Classic Urdu Novels

کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن

ناولٹ #ایکس_منگیتر

ازقلم_زینب_سرور

ہماری کہانی شروع ہوتی ہے ایک لفٹ کے منظر سے ۔ جب کیلیفورنیا جیسے شوخ و چنچل شہر میں رات کا سماں تھا ۔ وہ ہاتھ میں فون پر نیوز اپڈیٹ سنتا ہوا لفٹ میں داخل ہوا ۔ نظریں ہنوز فون پر مرکوز تھیں جیسے آج نہ سنی تو قیامت آجائے گی ۔

جبکہ دوسری جانب لفٹ میں موجود لمبی سیاہ فراک پہنے ہوئے حیا نے اسے دیکھ کر آنکھیں غصّہ سے اسکے چہرے پر مرکوز کر لیں ۔ وہ بھی سیاہ فارمل ڈریس میں ملبوس تھا ۔ ہاتھ میں بیش قیمتی چمکتی گھڑی میں ایک نظر وقت دیکھنے کے لئے نظروں کا زاویہ تبدیل کیا تو لفٹ کے چمچماتے دروازے پر اپنی گھڑی کی چمک نظر آئی اور پھر اپنے ساتھ اس دوشیزہ کا عکس ، جس کی لمبی فراک پر بے جا لال گلاب کے پھول بکھرے تھے ۔ جن کا عکس چمچماتے دروازے پر کسی بکھرے لال رنگ کی طرح دکھتا تھا ۔

انتظامیہ کافی اچھی ہے ۔ لوگوں کو پہچاننے کے لئے پیچھے مڑنے کی زحمت ہی نہیں کرنی " ۔ پڑی ۔ " دھیمی سرگوشی نما لہجے میں کہتا وہ آخر میں تپا دینے والی مسکراہٹ چہرے پر بکھیر گیا

اب ہم کوئی عام تو ہیں نہیں جو لوگ پہچان نہ سکیں ۔ دیکھ لو لوگ عکس سے ہی پہچان لیتے " ہیں ۔ " اس نے بھی ایک ادا سے اپنے آگے آئے کھلے بال پیچھے جھٹکے ۔ ایسا تو ہو ہی نہیں ۔ سکتا تھا کہ حیا جواب دیئے بغیر رہ سکے ۔ اور وہ بھی سنان کو ؟ کبھی نہیں

" ؟ چڑیلوں کو دور سے ہی پہچاننا پڑتا ہے ۔ انکو سامنے سے دیکھنے کا خطرہ کون مول لے "

سنان نے فون بند کرتے ہوئے اپنی کوٹ کی جیب میں ڈالا اور ایک گہرہ سانس بھرا جیسے یہ ۔ بول کر اسنے بہت سکون پایا ہو ۔ لیکن حیا کے تو دماغ پہ جا لگی

تمہیں کہا کس نے ہے کہ منہ اٹھا کر کسی بھی چڑیل کے ساتھ چلتے بنو ۔ کیوں آئے ہو " " ؟ اس ہوٹل میں

اس نے سنان کے کان پر غالباً چیختے ہوئے بولا تھا کہ وہ ماتھے پر بل ڈالے اپنا کان سہلانے پر مجبور ہوگیا ۔

مطلب تم نے مان لیا نا کہ تم چڑیل ہو ۔ " اسکی جانب پورے مکالمے میں پہلی بار دیکھتے " ہوئے وہ مسکراہٹ دبائے بولا ۔ جس پر حیا نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے آنکھیں زور سے میچیں اور دانت پیستے ہوئے چیخی ۔

اور پھر غصّہ سے اسکی جانب دیکھتے پیر پٹختے باہر نکل گئی ۔ کیوں کہ ان لوگوں نے بس پہلے فلور پر ہی جانا تھا ۔ اور جب حیا کہ پاس جواب میں کہنے کو کچھ نہ بچے تو وہ آخر میں چیخ کر اس جگہ سے نکل پڑتی ہے ۔۔ وہ بھی ہنسی دبائے اسکے پیچھے پیچھے نکل گیا لیکن سامنے دیکھ دونوں رک گئے ۔

آہ یہ تو کپلز کے لئے ہے ۔" سنان نے اسکے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے کہا جو سامنے کا منظر عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی ۔ ہر جگہ لوگ ہی لوگ تھے ۔ لگتا تھا پورا کیلیفورنیا اٹھ کر ہوٹل میں آگیا ہو ۔

"یہاں تو بیٹھنے تک کی بھی جگہ نہیں ہے ۔ اور انکل نے بیس منٹ بعد آنے کا کہا ہے ۔" حیا نے پریشانی سے کہا ۔ اسکا منہ لٹک گیا تھا ۔

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے یہاں کی سنسان سڑکوں پر بیگ گھسیٹے گھوم رہی تھی کوئی ٹیکسی تک نہ ملی تھی پھر بل آخر یہاں تک پہنچی ۔ اور اب کسی اور ہوٹل میں قیام اب نہیں کیا جاسکتا تھا ۔ ایک سونامی کا خدشہ تھا جسکی وجہ سے ہر ایک کو مطلع کیا گیا تھا کہ جو جہاں ہے وہیں رک جائے ۔

سنان اور حیا کزنز تھے ۔ اور کیلیفورنیا میں واقع یہ خوبصورت ہوٹل سمیت ریستوران انکے ایک (انکل کا تھا ۔ جسکی وجہ سے اس وقت دونوں کو اس ہوٹل میں ہی آنا پڑا انکے انکل نے جو کہا تھا ۔ حیا اپنے پروجیکٹ کے سلسلے میں نکلی تھی جبکہ سنان اپنی بزنس ٹرپ پر ۔ اور یوں ایک حسین ، میرا مطلب ان دونوں کے مطابق ایک برا سا اتفاق رونما ہوگیا کہ وہ دونوں ایک ہی ہوٹل میں آگئے ہیں ۔ خیر آگے بڑھتے ہیں)

اگر تم چاہو تو یہاں بیٹھ سکتی ہو ۔ اتنی تو جگہ بنا ہی سکتا ہوں ۔ " سنان کی آواز پر وہ پیچھے " ۔ پلٹی جو ایک آخری بچے ہوئے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا ۔ حیا کے ماتھے پر بل پڑے

میں یہ صوفہ پہلے کیوں نہ دیکھ سکی ۔ شٹ ' اپنی نظروں کو کوستی وہ من ہی من بول رہی ' تھی ۔ لفٹ سے ہڑبڑاہٹ میں نکلنے کے باعث وہ پورے ہال میں باقی آخری صوفے کو نہ دیکھ سکی ۔

مجھے بالکل بھی شوق نہیں ہے لوگوں سے احسان لینے کا " ناک بھوں چڑھاتے وہ واپس " پلٹ گئی اور ہاتھ باندھ کر وہیں کھڑی ہوگئی ۔

--- سنان نے آئبرو اچکا کر اسے دیکھا ۔ ' اب تک اسکا ایٹیٹیوڈ کم نہیں ہوا ' دل میں سوچا

سونامی کے خدشات بہت زیادہ تھے ۔ تب ہی آس پاس کے سب ہی لوگ ، سیاح اور جو جو یہاں پر تھا سب ہی ہوٹل میں آگئے ۔ نیوز اور موسمیات کے مطابق کم از کم صبح تک سب کو کسی خطرے سے پاک جگہ پر ٹھہرنے کو کہا گیا تھا ۔

سنان نے آنکھیں ادھر اُدھر گھمائیں ۔ سب طرف گہما گہمی تھی ۔ سرگوشیاں اور لوگوں کا شور تھا ۔ تبھی سامنے سے ایک لڑکی چلتی ہوئی شاید اس کی جانب ہی آنے لگی ۔ سنان نے اس ویسٹرن فراک پہنی لڑکی کی نظروں کا تعاقب کیا اور پھر نظریں حیا کی جانب کیں ۔ اور پھر حیا سے نظریں ملاتے وہ مسکرا کر واپس اس ہی جانب دیکھنے لگا جہاں سے وہ لڑکی یقیناً اس خالی جگہ کو پر کرنے ہی آرہی تھی ۔

اس کے پیٹ میں کیوں خوشی کے غبارے پھوٹنے لگے ۔" اس نے سنان کی ہنسی دیکھتے " ہوئے سوچا اور اسکی نظروں کا تعاقب کیا تو وہ فوراً سمجھ گئی ۔

حیا چھوڑ دے ضد نہیں تو یہ جگہ بھی جائے گی ۔ ہنسنا دیکھو مکھی چوس انسان کا ۔۔ ' دل ' میں کہتی وہ کبھی لڑکی کو آتے ہوئے تو کبھی سنان کو نیم مسکراہٹ لئے اپنے فون پر جھکے دیکھ رہی تھی ۔

حیا بیٹھ جا ۔ بیٹھ جا حیا -- ہاں ! ' اور پھر حیا کسی اڑن طشتری کی طرح فوراً سنان کے پاس ' ۔ دھپ کی آواز کے ساتھ جا بیٹھی

آرام سے تمہاری یہ سختی ہر کوئی برداشت نہیں کر سکتا ۔ یہ صوفہ تو بالکل بھی نہیں ۔ " " سنان ہلکا تیور چڑھائے بولا اور پھر اس ویسٹرن لڑکی کو دیکھا جو سیدھا ریسیپشن پر جا کھڑی ہوئی ۔ وہ ملازم تھی یہاں کی۔ حیا نے اس بار بھی نظروں کا زاویہ سنان کے ساتھ ساتھ ملا کر دیکھا تو ۔اسکا منہ کھل گیا۔ جبکہ یہاں سنان نے لب دباتے ہوئے اپنی ہنسی روکی تھی

ویسے تم تو ابھی تک احسان نہیں لینا چاہ رہی تھیں نہ کوئی -- تو اب ! " سنان کی بات پر " ۔ اس نے منہ بنائے رُخ پھیر لیا

ہر وقت جواب دینے کا شوق نہیں مجھے ۔ " اسکی آواز پر سنان نے آئبرو اچکائیں اور ہونٹوں " کو واہ کہنے کے انداز میں کھولا ۔ پھر آنکھیں مٹکا کر فون میں لگ گیا ۔ اب وہ اس لڑکی سے کیا بحث کرتا ۔ وہ بھی منہ بنائے چہرہ پھیر گئی ۔

تقریباً دو منٹ گزرے ہوں گے یہاں وہاں دیکھتی حیا کا فون کسی روتے بچے کی طرح بج اٹھا کسی کی کال آئی تھی ، جسے دیکھتے ہی وہ اسنے تیور چڑھا چکی تھی ۔۔ بیک وقت سنان نے بھی اپنا گرتا ہوا فون سنبھالا تھا۔۔۔

کال کیوں کی ہے مجھے ؟ " حیا اسکی جانب مڑ کر تنک کر بولی " ۔

" ۔۔ فون سلپ ہوگیا ورنہ کوئی شوق نہیں مجھے تمہیں کال کرنے کی "

سنان نے بھی اسی کی طرح کہتے ہوئے واپس اپنے پانچ سال پرانے فون کو دیکھا تھا۔ (شکر بچ گیا۔)

" ۔ ذرا دھیان سے پکڑو یہ نہ ہو کہ ڈی پی دیکھ کہ تمہارا دل بھی واپس یہیں سلپ ہوجائے "

۔ جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ وہ اسے سر تاسف سے ہلانے پر مجبور کر گئی

-- افف ۔ کتنی -- " سنان نے لب کھولے "

میں نے تو کہا تھا --- ڈی پی سے بچ کے رہنا ، اب ہوگئی نہ مصیبت ۔ " سنان کی بات " کاٹتے وہ ایک ادا سے کہہ رہی تھی جبکہ مسکراتے ہوئے اس کا ایک ہاتھ اپنی بالوں کی لٹوں ۔ میں تھا

" افففف کتنی خوش فہمی ہوگئی ہے تمہیں ۔ حیا "

اس کے قریب ہو کہ وہ چبا کہ بولا تھا اور اب کی جلانے والی مسکراہٹ سنان کی تھی ۔ حیا ۔۔ غصّہ سے بیگ لے کر اٹھ کھڑی ہوئی ۔ سامنے سے انکے انکل چلتے ہوئے آرہے تھے ۔ سنان بھی ہنسی روکتے کوٹ جھاڑتے (ٹشن میں) اٹھ گیا ۔ اور ان دونوں پہ ایک بم پھوٹا تھا

دیکھو بیٹا تم دونوں تو گھر کے بچے ہو نہ ۔ ایک ہی روم خالی ہے یہ لو چابی ۔ دونوں ایڈجسٹ " ۔۔ کرلو ایک رات کی بات ہے ۔ " حیا کا منہ کھل کر رہ گیا

" میں چلتا ہوں بہت کام دیکھنے ہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو انہیں کہنا ہے اوکے "

اور مسکراتے ہوئے انکے انکل واصف واپس چل دیئے ۔ پھر ساتھ میں کھڑی سٹاف کی لڑکی ۔ نے ان کے آگے چابی بڑھائی ، جسے حیا نے شکار سمجھ کر بھوکی شیرنی کی طرح جھپٹ لیا

ویسے آپ دونوں ایک دوسرے کے ہیں کون ۔ میاں بیوی ہیں ؟ "لڑکی کی بات پر دونوں " ۔۔ نے اسے چیخ کر "نہیں " بولا تھا اور رخ پھیر کر پھر سے لب کھولے

" ۔ میرا ایکس منگیتر ہے "

خالہ کی بیٹی ہے ۔ " دوبارہ یک زبان بولنے پر چونک کر واپس ایک دوسرے کو دیکھا تھا ۔ اور " ۔ پھر یکسوئی سے اس لڑکی کو دیکھ کر زبان کھولی

" ۔ خالہ کا بیٹا ہے "

" ۔۔۔ ہاں میری ایکس منگیتر "

سنان نے اسکی جانب اب غصے سے دیکھا تھا ۔ حیا بھی پیر پٹختی بھاگ گئی جبکہ سٹاف گرل ۔ ہنسی روکتے واپس کاؤنٹر پر چلی گئی

وہ میرا بھی روم ہے تم اکیلے قبضہ نہیں کر سکتی ۔ چڑیل حیا" پیچھے سنان کی آواز اسے " کانوں میں زور سے لگی تھی ۔ لیکن وہ رکی نہیں اور چابی پر لکھے نمبر کو دیکھ کمرے کی جانب ۔ بڑھتی رہی

مگر بیڈ میرا ہے سو مجھے سونا ہے ۔ تم حکم نہیں چلا سکتے ۔ سنسان " منہ بنا کر کہتے ہوئے وہ " ۔ اسکا نام بگاڑ چکی تھی اور پھر تیزی سے کمرے کی جانب لگ بھگ اڑتے ہوئے بھاگی کمرے میں پہنچتے ہی اسنے کندھے پر کب سے لٹکا ہوا بیگ بیڈ پر ڈالا تھا ۔ اور پھر دروازے کی ۔۔ جانب رخ موڑے ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھ گئی تھی

حیا یہ غلط ہے بہت زیادہ غلط ہے ، اور تمہیں تو ویسے بھی صوفوں پر سونے کا کتنا شوق تھا " ۔ " سنان نے اندر آکر اسے یوں ملکہ کی طرح بیٹھا دیکھا تو انگلی اٹھا کر کہتا ہوا وہ ایموشنل ہوگیا ۔۔ تھا

۔ اُفف اسے تو صوفوں پر سونے کی بلکل عادت نہیں ہے

تھا ۔۔۔ شوق تھا ، اب نہیں ہے مسٹر سنسان ! " وہ بازوؤں کو سینے پر لپیٹے مسکراتے " ۔ ہوئے اسے غصہ دلا گئی

" ۔۔ میں انکل کو بتانے جا رہا ہوں "

انکل کو کیا بولو گے ؟ یہ بتاؤ گے کہ ہماری شادی ختم ہوگئی ہے اور اب میں اتنی خوبصورت " لڑکی کے ساتھ ایڈجسٹ نہیں کر سکتا ، دیکھو تم سوچ لو اس سے پہلے کہ وہ اپنی بیٹی کو تمہارے ساتھ جوڑنے کا سوچ لیں ۔" اس نے سنجیدگی سے مسکراہٹ لئے کہا ۔ آنکھوں میں جو ۔۔ چمک رہا تھا وہ کچھ اور جو شاید سنان دیکھ چکا تھا

"۔ لیکن خیر ! تم تو خود بھی یہی چاہتے ہو نا"

آخر میں وہ بے اختیار سر ہلائے ہنستے ہوئے کھڑی ہوگئی ۔۔ لیکن وہ ہنسی نہیں تھی وہ طنز تھا ۔۔ جسے سنان بخوبی سمجھ گیا تھا

اب بھی سوئی وہیں اٹکی ہوئی ہے ۔۔ دماغ تو ہے نہیں ، سوچنے کی صلاحیت کیسے استعمال کر سکتی ہے ۔۔ " وہ بڑبڑاتا ہوا وہیں پاس رکھے صوفے پر بیٹھ گیا ۔ بکھرے بالوں سے ڈھکے ماتھے پر سلوٹیں ابھر گئی تھیں ۔ حیا نے سانس بھری اور اپنا بیگ اٹھائے واشروم میں چل دی اسے مزید سنان کے سامنے رکنے کا بالکل شوق نہیں تھا ۔۔ جبکہ کمرے کا ماحول آلودہ ہو ۔۔ چکا تھا ۔ وہ دونوں جو اب تک لڑ رہے تھے اب دونوں کی جانب سے خاموشی ہوگئی تھی

باتھ روم کا دروازہ زور سے بند ہوا اتنی زور سے جیسے وہ دروازہ بند نہیں کر رہی بلکہ سنان پر غصہ اتار رہی ہو ، وہ سر جھٹک کر رہ گیا ۔ کنپٹی مسلتے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے وہ آنکھیں موند گیا ۔۔۔

دو مہینے پہلے کی ہی تو بات تھی سب کتنے خوش تھے ، وہ دونوں کتنے خوش تھے ایک ساتھ ۔۔ بچپن سے جس دن کا اس نے انتظار کیا تھا وہ آگیا تھا ، حیا اور وہ ایک ساتھ ہونے جارہے تھے ۔۔۔ لیکن پھر

Zainab Sarwar Novels ____________________

ماضی ________

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

یہ کوئی دو مہینے پہلے کی بات ہے جب وہ اپنی خالہ کے گھر آئی تھی لیکن سنان کو بتائے بغیر --اور اب اسکے کمرے میں یوں اچانک جا کر اسنے جو دیکھا وہ دیکھنے لائق نہیں تھا

بہت خوب مسٹر سنان ، مطلب شک بالکل ٹھیک تھا -- تم واقعی مجھ سے اکتا چکے ہو نا ؟ " ہاں بولو ---" وہ باقاعدہ تالیاں بجاتے ہوئے اس تک آئی تھی ۔ سنان خود کو سنبھالتے ہوئے سیدھا ہوا ساتھ میں رمشاء (واصف انکل کی بیٹی) بھی سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی اور حیا کے -- پاس آئی

نہیں بالکل نہیں تم سے مجھے کوئی بات نہیں کرنی جاؤ یہاں سے ۔ " اس کے قریب آتے " -- ہی ہاتھ اٹھا کر نم آنکھوں سے رمشاء کو روکا تھا

" -- اتنا بھی کیا غصہ "

میں نے کہا جاؤ یہاں سے -- " اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ کہتی حیا چلائی تھی ۔ آنکھوں " سے آنسو ٹوٹ کر پھسلنے لگے تھے -- سنان سر میں ہاتھ پھیرتا بیڈ پر بیٹھ گیا ، اب وہ اسے کیسے سمجھائے گا ۔

عجیب ہو بھئی ، آنسو ایسے جاری ہوئے ہیں جیسے تمہارا شوہر ہو -- " وہ حیا پر طنز کر کے گئی " تھی اور سنان صرف دیکھتا رہا ۔ یہ دیکھ آنکھوں سے بقیہ آنسو بھی جاری ہوگئے ۔

تم نے اسے کچھ کہا تک نہیں سنان ۔ " حیا نے خالی پن لئے سنان سے استفسار کیا تھا " -- اسے یقین نہیں آرہا تھا وہ کیسے چپ رہ سکتا ہے ؟ اس نے کیوں کچھ نہ کہا ؟ آخر کیوں

تم اس وقت غصے میں ہو حیا ، اور غصے میں انسان کچھ بھی سمجھنے سے قاصر ہوتا ہے ۔ اور " رہی بات اسکی تو وہ --- " سنان کھڑا ہوا اور حیا کو بازوؤں سے پکڑ کر بیڈ پر اپنی جگہ بیٹھایا پھر اسکے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا ، وہ تو آنکھیں میچیں بس آنسوؤں کو پی رہی تھی ۔

" -- تم اتنا پوسیسیو کیوں ہو رہی ہو میرا صرف پیر پھسلا تھا وہ تو چائے "

اوہ پلیز سنان پلیز اپنے جعلی فلسفے اپنے پاس رکھو ، وہ مجھے کیا بول کر گئی ہے سنا نہیں کیا " - تم نے ہاں ؟ " سنان کے ہاتھ جھٹکتی وہ اپنے چہرے سے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی

تم جانتی ہو نہ اسکی نیچر وہ باہر پلی بڑی ہے ، وہاں تو کیا کچھ نہیں ہوتا اب تمہارا ایک غلط " " -- فہمی پر اتنا زیادہ رئیکٹ کرتے دیکھ وہ یوں ہی

واؤ گریٹ ، میری ذرا سی غلط فہمی ، یہ غلط فہمی نہیں ہے سنان آنکھوں دیکھا سچ ہے -- تم " تو کسی کو کمرے میں آنے کی اجازت تک نہیں دیتے نا تو پھر وہ کیسے آئی ؟ ہاں وہ کیسے آگئی

-- " وہ بے یقینی لئے امڈتے آنسوؤں کو روک رہی تھی ۔ اس سے برداشت نہیں ہوا تھا وہ جو ۔ اس نے دیکھا ۔ وہ تو کسی کی نظر بھی سنان پر برداشت نہیں کرتی

حیا حیا حیا -- میرا پیر پھسلا تھا بس اور تمہارے آنے کی ٹائمنگ غلط تھی یار ، اب تم بات کو " -- غلط رنگ دے رہی ہو

اچھا میری ٹائمنگ غلط تھی -- " وہ ایک پل ٹھری اور پھر طنزیہ مسکراتے ہوئے آنسوؤں سے " ۔ لبریز چہرہ صاف کیا

صحیح کہہ رہے ہو میری ٹائمنگ نا ، دراصل میری ٹائمنگ بالکل ٹھیک تھی ۔ تبھی اپنی آنکھوں " سے سب دیکھ لیا ورنہ میری آنکھوں پر سے تو تمہارے پیار کی پٹی ہی نہیں اترتی ۔ اور تم یوں ہی " -- پیٹھ پیچھے آنکھوں میں دھول

" جسٹ شٹ اپ حیا، جسٹ شٹ اپ ۔ اتنا بھی کیا رئیکٹ کرنا جب میں کہہ رہا ہوں کہ پیر پھسلا تھا اور وہ سب ہوا ۔ تب ہی تم بھی آگئیں ۔ لیکن نہیں تمہیں تو عادت ہے ہر چھوٹی چھوٹی باتوں کا بتنگڑ بنانے کی ۔ پہلے بھی جب وہ سٹیج پر پاس بیٹھ گئی تھی تب بھی تم نے اتنا ہنگامہ کیا، ارے تم ۔ چلو بھاڑ میں ڈالو دنیا کو لیکن تم مجھ پر شک کیوں کر رہی ہو ؟ "

وہ شل سی سنان کو دیکھ رہی تھی بے یقینی سے اسے تکتے جا رہی تھی ۔ جبکہ آنسو کی روانگی میں اضافہ ہوگیا ۔

" میں ہر بات کا بتنگڑ بناتی ہوں ؟ " خالی خالی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے وہ روتے ہوئے ہنس دی، پھر مڑ کر بالوں میں ہاتھ پھنسائے یہی سطر دہرانے لگی ۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

میں باتوں کا بتنگڑ بناتی ہوں ، میں باتوں کا بتنگڑ بناتی ہوں ۔۔ " منہ پر ہاتھ رکھے وہ اسکی " جانب پلٹی تھی جسے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ وہ حیا کا غصہ کم کرنے کے بجائے بڑھا ۔ چکا تھا ۔ اف وہ تو ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا

حیا ، میری شیزوکا ۔۔ " سنان نے اس بار اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے اسے سمجھانا چاہا مگر حیا " ۔نے ایک بار پھر اسکا ہاتھ جھٹک دیا

نہیں ، تم ۔۔۔ تمہیں تو بالکل پسند نہ تھا نہ کہ کوئی بھی لڑکی تمہارے پاس تک نہ بیٹھے بھلے " سے وہ کوئی کزن ہی کیوں نہ ہو تم تو بے وجہ بات بھی نہیں کرتے تھے تمہیں تو برا لگتا تھا "کہ کوئی کمرے میں کیسے آگیا اور ۔۔ اور اب

حیا میری بات سنو ۔۔ " وہ کچھ سمجھنا نہیں چاہتی تھی وہ غصے میں بھی نہیں تھی وہ بے " ۔ یقینی کی کیفیت میں تھی اسے شاکڈ لگا تھا اسکا سنان بدل چکا ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

over نہیں دور رہو ، تم پہلے جیسے نہیں رہے ہو سنان تم بدل گئے ہو ۔ اور جسے تم میری " کہہ رہے ہو نہ یہ بھی تمہاری ہی دی ہوئی ہے میں خود سے نہیں possessiveness ہورہی ۔ اگر تم یوں بدل جاؤ گے ، تمہیں یہ رمشاء کی حرکتیں کچھ نہیں لگیں گی تو میں یوں ہی رئیکٹ کروں گی ناں کیونکہ تم ایسے نہیں تھے ۔۔ " وہ آخری جملے پر ایک بار پھر بری طرح سے ۔ رو دی تھی اور نیچے منہ گھٹنوں میں چھپائے بیٹھ گئی

حیا تمہیں کیسے سمجھاؤں ۔ وہ خود آئی تھی میں نے نہیں بلایا اسے ۔۔۔ اور چلو آ بھی گئی تو " کوئی مسئلہ نہیں کزن ہی تو ہے باقی جو کچھ ۔۔ " اسکی بات پر وہ بھیگی آنکھوں سے دیکھ جھٹکے ۔ سے اٹھ کھڑی ہوئی

ہاں کیوں نہیں کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے کزن ہی تو ہے ۔ اور کزن کے پاس تو سارے حق " ہوتے ہیں ناں ، جیسے دل چاہے ویسے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر پورے حال میں گھومو ۔ وہاں منگنی ہماری اور تصویریں وہ گھس گھس کر لے ، اوپر سے بے ہوشی کا ناٹک کرے چیپ " -- انسان ۔ یہاں منگیتر میرا اور کمرے میں وہ یوں

حیا چپ ، بالکل چپ ایک لفظ اور نہ نکلے منہ سے --" وہ مزید بھی کچھ کہتی مگر سنان نے " اسے طاقت سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا جس سے وہ سکتے میں آگئی ۔ سنان کی آواز پہلی بار اس طرح نکلی تھی کہ وہ اسکی دھاڑ سے سہم کر رہ گئی ۔ رونے کے ساتھ ساتھ ہچکیاں بندھ چکی تھیں ۔

مجھے لگتا تھا کہ حیا بہت سمجھدار ہے وہ ہر چیز کو بہت اچھے سے انڈرسٹینڈ کرتی ہے آگے " بھی کرے گی ۔ میری اب جاب ہی ایسی ہے آئے دن باہر جانا پڑتا ہے اور باہر تو طرح طرح

کے لوگ اور اس رمشاء سے زیادہ بے حیا لڑکیاں ہوتی ہیں ۔ لیکن ہمیں سب سے ڈیل کرنی ہے نا ۔ اب اگر تم ہر چھوٹی چھوٹی باتوں کو پکڑ اتنا ہنگامہ کروگی تو ہمارا رشتہ کھوکھلا ہوجائے گا حیا ، تمہیں کم از کم مجھ پر بھروسہ تو ہونا چاہیے نا --- اور اگر میں بھی تمہاری طرح یوں ہی ہر بات کو پکڑ کے بیٹھ جاؤں ناں تو یاد رکھو تم سے زیادہ جواز ہیں میرے پاس لڑنے کے لئے اندھا نہیں ہوں میں ۔ " وہ آخر کب تک چپ رہتا بل آخر زبان پھسل ہی گئ ۔ حیا نے سر نفی میں -- ہلایا

" -- اچھا تو تم اس رمشاء کی باتوں پر یقین کرو گے وہ جھوٹی ہے "

اچھا اب وہ جھوٹی ہوگئ اپنے پر آئی تو جھوٹی حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ خالو تمہاری شادی " اس علی سے کروانا چاہتے تھے ۔ اور وہ بھی تمہیں پسند کرتا ہے اب یہ تو جھوٹ نہیں ہے نا ۔ مگر تم نے مجھ سے سب چھپایا ، اگر دل میں کھوٹ نہ ہو تو کچھ چھپایا نہیں جاتا حیا -- " اس

کی بس ہو چکی تھی وہ حیا کو جتنا سمجھا سکتا تھا سمجھا چکا تھا ۔ اور چونکہ اب منہ کھل چکا تھا تو وہ بھی چپ نہیں ہوسکتا تھا شکوے کرنے کا حق صرف ایک کو تو نہیں --

" مجھے تو خود نہیں معلوم تھا سنان --" اسکی چلتی زبان کو سنان نے اپنی شہادت کی انگلی دکھا کر روکا تھا --

" بس ، میں نے اپنی صفائی جتنی دینی تھی دے دی جو کہنا تھا کہہ دیا اب تم جاؤ یہاں سے ۔ آنکھوں پر پٹی کی بات کرتی ہو ، تمہارے نہیں شاید میرے بندھی ہے --" وہ جزباتی ہو چکا تھا ۔ اسلئے بھیگے لہجے میں کہتے رخ موڑ گیا ۔ وہ مزید کچھ نہیں کہہ سکتا تھا

" سب کچھ اس رمشاء کی وجہ سے ہوا ہے اور قصوروار مجھے ٹھہرا دیا واہ -- تم ہمیشہ میرے ساتھ ناانصافی کرتے ہو سنان

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

۔۔ " حیا نے بے اختیار انگلی میں پہنی انگوٹھی بے دردی سے نکال کر بلکتے بچے کی طرح بیڈ پر پھینکی تھی ۔

سنان کو یہ امید نہ تھی اس سے ، اس بار وہ شاکڈ سا دیکھتے گیا ۔ حیا انگوٹھی پھینک کر چلی گئی ۔۔ اسنے نگاہ اٹھائی تو دیکھا وہ بھیگے چہرے کو بے دردی سے پوچھتے نیچے فرش سے اپنا بیگ اٹھا رہی تھی ۔ پھر غم و غصے سے ایک آخری بار اس پر نظر ڈالتے وہاں سے چلی گئی نیچے سب نے اسے بہت روکا مگر کچھ بھی بولے بغیر وہ چلی گئی ۔ اور آخر وہ بولتی بھی کیا ؟ کہ اسکا ہونے والا شوہر ۔۔۔۔

سنان نے نم آنکھوں سے وہ ہیرے کی انگوٹھی اٹھائی اور وہیں بیٹھ گیا ۔ آنکھوں کے سامنے بیتے لمحے کسی فلم کی طرح چلنے لگے ۔ وہ انکا بچپن سے ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے کے باوجود ساتھ رہنا ، ایک دوسرے کی ڈھال بن کر ، وقت گزرتے دوستی کا محبت میں بدلنا

اور پھر سب کی رضامندی سے انکی شادی طے پانا ۔ مگر اب ، اب جو ہورہا ہے جو ہو چکا ہے وہ ناقابلِ برداشت ہے ۔ کیا اتنا کمزور رشتہ تھا جو یوں ٹوٹ رہا ہے ؟

۔۔ اس نے اس لفظ ٹوٹنے پر آنکھیں کھولیں اور انگوٹھی کو مضبوطی سے پکڑ لیا

" ٹوٹ رہا ہے ۔۔۔ نہیں ٹوٹ نہیں سکتا ، کبھی نہیں ۔۔ میں میں منا لوں گا ۔ ہاں میں میں منا لوں گا "آنکھیں صاف کرتے وہ نفی میں سر ہلائے ایک بار پھر اپنے رشتے کے لئے کھڑا ہوگیا تھا ۔

" حیا نا سمجھ ہے تو کیا ہوا میں سمجھا لوں گا ۔ کچھ دن بعد ، ہاں کچھ دن بعد جا کر منا لوں تب تک غصہ ٹھنڈا ہوجائے گا اسکا ۔۔ " وہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ارادہ کر چکا تھا ۔ وہ منائے گا اور اسکی حیا مان جائے گی ۔ اسے پورا یقین تھا ۔۔

وہ گھر پر آئی تو دیکھا واصف انکل انکے گھر پر ہی آئے ہوئے ہیں ۔ ڈرائنگ روم کے پاس سے ہی آوازیں سنتی وہ دبے پاؤں اوپر چلی گئی ۔۔ وہ لوگ شاید تب ہی یہاں آئیں ہوں گے جب اسکی اور سنان کی لڑائی ہو رہی ہوگی ۔ اگر رمشاء نے کچھ بتا دیا تو ؟

وہ کمرے میں آتے ہی دروازہ زور سے بند کر کے بیڈ پر جا کہ لیٹ گئی ۔ آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو بہنے لگے اور اب کی شدت زیادہ تھی شاید اسلئے کہ وہ اکیلی ہے ۔

سنان کیوں کیا تم نے ایسے ، میں کیا کروں گی ۔ میں کیا کروں گی تمہارے بغیر ۔۔ " وہ " روتے ہوئے آنکھیں میچیں تکیہ ہاتھوں سے دبوچے ہچکولے لیتے ہوئے بول رہی تھی ۔ سارا بدن ہولے ہولے لرزنے لگا تھا ۔

اب کی اس نے اپنا منہ تکیے میں چھپا لیا وہ نہیں چاہتی تھی کہ چاہ کر بھی کوئی اسکی آواز سنے ۔ ان دونوں نے آج تک اپنے درمیان ہونے والی لڑائی جھگڑے اور باتوں کا ذکر کسی سے نہیں کیا تھا ۔ چاہے جتنی بھی لڑائی ہوجائے دونوں خود ہی مل کر حل کیا کرتے تھے ۔

میری محبت بھی بھول گئے تھے کیا ۔۔" اس نے بھیگی آنکھوں سے اپنے ہاتھ کی خالی انگلی " ۔۔۔ دیکھی جہاں اب کوئی انگوٹھی نہ تھی بس ایک دھندلاتا ہوا نشان تھا ۔ بس ایک یاد کے جیسے

نہیں ۔ اتنی آسانی سے نہیں ، اتنی آسانی کے ساتھ ہمارا رشتہ ایک یاد میں نہیں بدل سکتا ۔ " " اپنے ہی ہاتھ کو دوسرے سے پکڑتے وہ اس انگوٹھی کو محسوس کر رہی تھی جو اسکے ہاتھ میں تھی تو نہیں مگر وہ اسے واپس لے آئے گی ۔

وہ یوں ہی بیڈ پر پڑے پڑے سو گئی تھی جب دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز سے وہ چونک کر گنودگی سے باہر آئی ۔

"کون ؟ " اسکے بولنے پر ملازمہ نے اندر کو سر نکالا "۔۔

" وہ بیگم صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ واصف صاحب آئے ہیں انکی بیٹی بھی آئی ہیں ۔ آپ آکر مل لیں شام کی فلائٹ ہے انکی واپسی کی ۔ "

" ٹھیک ۔ تم جاؤ ۔۔" اس نے اپنی جان چھڑائی اور تیزی سے واشروم میں جا گھسی ۔ منہ دھوتے ہوئے اس نے خود کو رونے سے چپ رہنے پر بہت کنٹرول کیا تھا وہ نیچے کسی کو بھی یہ احساس نہیں دلانا چاہتی تھی کہ کچھ ہوا ہے ۔

حالت درست کرتی وہ جیسے ہی کمرے سے باہر نکلی تو اس ہستی کو دیکھ پہلے تو چونک گئی اور پھر بے تحاشہ غصہ لئے یقدم اسکی جانب بڑھی ۔

کیوں آئی ہو یہاں ، ہمت کیسے ہوئی اتنا سب کچھ کرنے کے بعد میرے کمرے میں آنے " کی ہاں ۔ " وہ غصے سے بھرے لہجے میں گویا ہوئی ۔ رمشاء اسے یوں بلبلاتا دیکھ ڈھٹائی سے مسکرا دی ۔

ویسے بہت دکھ ہوتا ہے پچ اچھی بھلی تو ہو ، مطلب شکل صورت میں بھی کم نہیں اور شوہر " ! سوری سوری ---- میرا مطلب ہونے والا شوہر ابھی سے ہی ۔" وہ مسکراتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑ کر حیا کے اندر جلتی آگ کو مزید بڑھاوا دے گئی ۔ حیا سے برداشت نہ ہوا وہ بے -- اختیار اس کی جانب بڑھی --- یقیناً ہاتھ اٹھ سکتا ہے

اوہ پلیز مجھ پر اپنا غصہ بالکل بھی نہ اتارو ، اور سچ ہی تو کہا ہے میں نے -- نہیں مطلب تم " نے دیکھا تھا نا کمرے میں آکر ؟ ہاں -- " رمشاء نے ہاتھ اٹھائے اسے وہیں روکا ، جبکہ وہ ہوا -- میں اٹھے ہاتھ کو ضبط کرتی مٹھی میں بدل گئی

تم یہاں سے ابھی کے ابھی دفع ہو جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا -- " شہادت کی " انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی وہ چبا چبا کر بولی ۔ رمشاء نے اپنی ہنسی روکی اور سانس بھر کر ایک ۔ ادا سے لہراتے ڈائی شدہ بال کندھے سے پیچھے کیۓ

پاکستانیز ، سچ آ کامیڈی ڈرامہ -- ہاہاہا -- " وہ حیا پر نظریں جمائے ڈھیرے سے کہتی ہوئی " --- باہر کو چلی گئی ۔ اسکی ہنسی اس وقت حیا کو اپنے منہ پر تمانچے جیسی لگی تھی

۔ آہ --- " وہ غصے سے چیخی تھی -- اپنے کندھے پہ ڈلا دوپٹہ نوچ کہ دور بیڈ پر پھینک ڈالا "

رمشاء جیسے لوگ نہ خود سکون سے رہتے ہیں نہ دوسروں کو سکون سے رہنے دیتے ہیں ۔ لیکن " سنان نے بھی تو حد کردی ہے ---- " وہ کرب سے آنکھیں بند کئے نیچے بیٹھتی چلی گئ ۔ کمرے کی کھلی کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوائیں بھی اسے محسوس نہ ہوئیں ، خوشگوار موسم نے بھی -- اسکا غصہ ٹھنڈا کروانے سے ہار مان لی

Zainab Sarwar Novels___________________

واصف صاحب اور رمشاء جاچکے تھے ۔ آسیہ بیگم (حیا کی امی) کو رمشاء نے مزید بڑھا چڑھا کر ان دونوں کے درمیان ہوئی لڑائی پہلے ہی بتا دی تھی ۔ اور اب وہ اس وقت لاؤنج میں بیٹھی ۔ شاہنواز صاحب سے یہی ذکر کر رہی تھیں

مطلب پھر سے ہوئی ہے لڑائی اور حیا نے رشتہ توڑ دیا کیا ؟ " انہوں نے اخبار کو نیچے " جھکائے تفتیش کے ساتھ کہا ۔

آپ کی سوئیں رشتے کے ٹوٹنے پر ہی کیوں اٹکی رہتی ہے ۔ ایسا کچھ نہیں ہے شاہنواز ۔۔ " " وہ سر ہلائے تاسف سے بولیں ۔ لاونج کا گیٹ آدھا بند رہتا تھا ، سنان بھی اس ہی وقت آیا تھا حیا کو منانے مگر لفظ " ٹوٹنے " پر اسکے قدموں میں زنجیر ڈل گیئں ۔۔ وہ وہیں دروازے کے پار منجمد ہوگیا ، جبکہ ہاتھ میں پکڑے تین گلاب بے اختیار اپنی پشت سے لگائے تھے ۔۔

تو پھر کیسا ہے ؟ جو کچھ ہوا ہے وہ کم نہیں ہے آسیہ ۔ اور حیا کا فیصلہ ہمارے لئے قابلِ " احترام رہا ہے ہمیشہ سے اور رہے گا ۔ آپ کو بھی چاہیئے کہ اسکی خواہش کا احترام کریں ۔ بیٹی ہیں وہ ہماری اور زندگی حیا نے ہی گزارنی ہے ابھی ہی اگر اتنی پیچیدگیاں ہوں گی تو آگے کیسے چلے گا ؟ " وہ اخبار کو فرصت سے ٹیبل پر رکھتے ہوئے سوچ سوچ کر کہہ رہے تھے ۔

"---ہاں تو سنان اور وہ"

"۔ جانتے ہیں ہم وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے"

وہ "تھے" پر زور دیتے ہوئے ٹھہرے اور سر اٹھا کر آسیہ بیگم کو دیکھا ، وہ جو خفا سی نظر آرہی تھیں ۔

لیکن اب ہم اپنی بچی سے خود بات کرلیں گے اور ہمارے خیال سے اب وہ مان بھی جائیں گی--"

--سنان نے گہرا سانس بھرا ، اسے اندر جانا چاہیئے انکل اور حیا دونوں کو منانا تھا اب اسے

کیا مطلب کیا مان جائے گی ؟" آسیہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے دیکھا وہ سنان کے لئے " -- منانے کی بات ہرگز نہیں کر رہے تھے اتنا تو وہ جانتی ہی تھیں

علی کے لئے -- " وہ جو ابھی قدم بڑھا ہی رہا تھا واپس ٹھر گیا ماتھے پر یکدم لکیریں ابھر آئیں " --- ہاتھ میں پکڑے پھول اس نے غصے سے مٹھی میں جکڑ لئے

ہم ان سے علی کے لئے بات کریں گے اور اس موقع پر وہ مان بھی جائیں گی جانتے ہیں ہم " ، بیٹی ہیں وہ ہماری ۔ کبھی کبھی ڈگمگا جاتی ہیں مگر فیصلے لینے آتے ہیں -- " یہاں دروازے کے پار کھڑے سنان کا ہلنا محال تھا اور وہاں آسیہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا تھا ۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے گلاب مسل ڈالے پتیاں بکھر کر زمین پر پھیل گئیں اور وہ ضبط کے بندھن ۔کھونے سے پہلے ہی الٹے پاؤں واپس چل دیا

آپ ہوش میں تو ہیں ؟ وہ کبھی نہیں مانے گی شاہنواز ، وہ سنان کے آگے کسی کو نہیں " مانگتی اور رہی بات علی کی تو وہ اسکے لئے بھائی کے برابر ہے ۔ کیا آپ بھول گئے ہیں پہلے بھی اس موضوع پر بات کر کے وہ آپ سے کس قدر خفا رہی تھی ؟ آپ چاہتے ہیں کہ وہ پھر سے گھر سے دور جا کر رہے ؟ "آسیہ بیگم کا صبر بھی جواب دے گیا تھا ۔ وہ جانتی ہیں حیا ۔ سنان کے آگے کسی کو نہیں مانگتی چاہے انکے درمیان جتنی بھی کڑواہٹیں گھل جائیں

لیکن بات ضرور کریں گے ہم ان سے ۔ بھائی جان کی خواہش کا بھی پاس رہ جائے گا ۔" " ۔ ان کی باتیں سن کر آسیہ بیگم اٹھ کھڑی ہوئیں

بس کریں شاہنواز ۔۔ اب آپ بھائی جان کی خواہش پوری کرنے کے لئے اپنی بیٹے کے " غصے کا ناجائز فائدہ اٹھائیں گے ؟ "

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

آپ سے بات کرنا ہی فضول ہے ہم ان پر کچھ مسلط نہیں کرتے لیکن رشتہ تو پیش کر " سکتے ہیں ناں ؟ یا نہیں " انکی آواز تیز ہوئی تب ہی حیا اوپر سے نیچے آتے آتے رک گئی ۔ وہ اس وقت کپڑے تبدیل کر کے نہا دھو کر اتری تھی --

حیا، آگئی لیں اب پیش کریں ذرا میں بھی دیکھوں ۔"آسیہ بیگم نے حیا کو اپنے پاس " بیٹھاتے ہوئے کہا وہ جو اپنے ماں باپ کو اچنبھے پن سے دیکھ رہی تھی ۔

کچھ ہوا ہے کیا ؟ کوئی بات ہوئی ہے-- " دونوں پر ایک نظر ڈالتی ہوئی وہ دھیرے سے بولی " ۔ شاہنواز صاحب اسکے برابر میں آ کر بیٹھے ۔ ان کے بیٹھنے کے انداز سے ہی صاف ظاہر تھا کہ وہ کوئی ضروری بات کرنے آئے ہیں --

ہاں بہت ضروری بات ہے بلکہ ایک پیشکش ہے -- " وہ کون سی پیشکش کرنے والے تھے " ۔ اب -- حیا اچھے سے جانتی ہے آج تک انہوں نے رشتوں کی ہی پیشکش کی تھی

ساجدہ ! میرے لئے تو تم چائے لے آؤ ، سر میں درد کردیا ہے -- "آخری جملہ انہوں نے " بھنبھناتے ہوئے کہا تھا ۔ حیا جو ماں کے برابر میں بیٹھی تھی انہیں دیکھ دھیرے سے مسکرا دی ۔

اپنی ماں کو چھوڑیں انکا تو روز کا ہے -- " شاہنواز صاحب نے نظر انداز کرتے ہوئے اسے " -- اپنی طرف متوجہ کیا

دیکھو بچے ہم جانتے ہیں جو کچھ سنان اور آپ کے بیچ ہوا ہے ۔ بالکل اچھا نہیں ہوا ، لیکن " اب بھی وقت ہے بلکہ اب ہی اصل وقت ہے آپ علی کے لئے ہاں کردیں -- " وہ جو نارمل

تھی اب تک انکی بات پر شل سی دیکھنے لگی ۔ بے اختیار نظریں اپنی ماں پر گئی تھیں جو کندھے اچکا کر یہی بتا رہی تھیں کہ " میں بول چکی ہوں اب تم ہی سمجھا لو اپنے پیارے بابا جان کو ۔ "

" اور بتائیں -- جواب دیں حیا ، انسان کی سمجھداری اسکے کئے فیصلوں سے ہی جھلکتی ہے ۔ پسند وہ تو دو دن کی مہمان ہوتی ہے بچے -- " وہ سانس بھر کر رہ گئی ۔ آنکھوں کے پار پھر وہی کمرے کا منظر گھوم گیا ۔ کرب سے آنکھیں بند کیں تو رمشاء کی وہ طنزیہ ہنسی اسے کسی ڈراؤنے منظر سے کم نہ لگی ۔

"___ ویسے بہت دکھ ہوتا ہے چچ اچھی بھلی تو ہو ، مطلب شکل صورت میں بھی کم نہیں اور ___ شوہر ! سوری سوری ---- میرا مطلب ہونے والا شوہر ابھی سے ہی"۔

جسٹ شٹ اپ حیا، جسٹ شٹ اپ ۔ اتنا بھی کیا رئیکٹ کرنا جب میں کہہ رہا ہوں "___ کہ پیر پھسلا تھا اور وہ سب ہوا ۔ تب ہی تم بھی آگئیں ۔ لیکن نہیں تمہیں تو عادت ہے ہر چھوٹی چھوٹی باتوں کا بتنگڑ بنانے کی ۔ "___

حیا تمہیں کیسے سمجھاؤں ۔ وہ خود آئی تھی میں نے نہیں بلایا اسے --- اور چلو آ بھی گئی "___ تو کوئی مسئلہ نہیں کزن ہی تو ہے باقی جو کچھ -- "___

اس نے پل میں آنکھیں کھولی تھیں ، وہ کیسے بھولے گی یہ آوازیں -- شاہنواز صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہوش دلایا ۔ وہ اب تک اسکے جواب کے منتظر تھے ---

میں --- " پھر جو اس نے کہا آسیہ بیگم کی چائے انکے حلق میں اٹک کر رہ گئی " ---

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

-- نہیں حیا یہ ٹھیک فیصلہ نہیں ہے -- " وہ وہاں اس وقت چیخی تھیں "

Zainab Sarwar Novels

اسکا کمرا فلوقت اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا ۔ باہر بھی اب اجالا برائے نام کا رہ گیا تھا ۔ مغرب کا وقت اگنے لگا تھا یعنی دن اور رات کے ملاپ کا وقت استقبال کر رہا تھا -- ایسے میں وہ نڈھال سا بیڈ سے ٹیک لگائے اپنے سر کو جھکائے فرش پر بیٹھا ہوا نظر آرہا تھا ۔ ہاتھ میں یویو تھا جسے وہ بے لگام اوپر نیچے کر رہا تھا ۔

شاہین بیگم جو اس ہی کے پاس آرہی تھیں کمرے کو یوں اندھیرے میں دیکھ ٹھٹک کر رہ گئیں --

کہیں اِن دونوں کی بہت زیادہ لڑائی تو نہیں ہوئی ۔ ورنہ ایک گھنٹے کے بعد ہی معاملہ حل ہو " جاتا ہے -- " وہ باہر کھڑی دل میں سوچ رہی تھیں ۔ پھر آہستہ آہستہ اندر کو بڑھیں پردہ کھسکایا جس سے باہر کی روشنی اس پر پڑنے لگی ۔ جھکے سر کی وجہ سے اسکا چہرہ واضح نہ ہوا -- وہ --- سانس بھر رہ گئیں

سنان ، یہ کیا حالت بنا رکھی ہے --- " وہ پل میں اس کے پاس پہنچیں اور بیڈ پر بیٹھتے " ہوئے کہنے لگیں ۔ نیچے ان سے اب جوڑوں کے مسئلہ کے باعث بیٹھا نہیں جاتا تھا ۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا یو یو آہستہ سے روکا جو پہلے بل کھاتے ہوئے اوپر نیچے ہو رہا تھا اب اسکے یوں ہاتھ --- روک لینے پر پینڈولم کی طرح ہلنے لگا

سنان کچھ بولو بیٹا تم گئے تھے وہاں کیا ہوا ہے ؟ منایا حیا -- " وہ بول ہی رہیں تھیں جب " ۔ سنان کے ہاتھ سے یویو چھوٹا اور وہ ماں کے پیروں سے لگ کر آنکھیں بھیگانا شروع ہوگیا

سنان ! میرے بچے کیا ہوگیا ، کچھ تو کہو سنان ۔ " اسے یوں سسکتا دیکھ ان کا اپنا دل مٹھی " ۔ میں آگیا

میں نے ہمیشہ ۔۔۔ ہمیشہ ہمارا رشتہ بچایا ہے امی ۔ اور مجھے یہ صلہ مل رہا ہے ۔ اور خالو وہ " کہتے ہیں کہ حیا کی شادی علی سے ۔۔۔ " اسکی آواز حلق میں ہی پھنس گئی ۔۔۔ شاہین بیگم نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسکے سر کو اپنی گود میں رکھا ۔ پھر لمبی سانس لی اور دوسری ۔ جانب دیکھ اپنے آنسو پی گئیں

" ۔۔ پلیز رونا بند کرو میں ابھی جا کر بات کرتی ہوں ۔ ایسے کیسے وہ "

نہیں امی آپ یا ہم میں سے کوئی بھی اب وہاں نہیں جائے گا بس بہت ہوگیا -- " ان کی " - بات کو بیچ میں کاٹتے وہ سیدھا ہوا اور چہرہ صاف کیا - ایک پل لگا تھا اسے فیصلہ کرنے میں

بہت پہل کرلی ہر بار میں نے اور آپ نے ، اب حیا کی باری ہے اور شاہنواز خالو کی - اسے " اپنی غلطی کا کچھ احساس تو ہونا چاہیئے - عادت ہوگئی ہے اسے ہر دوسرے دن ناراض ہونے کی --- "

کیونکہ اسے معلوم ہے کہ تم اسے منا لیتے ہو سنان --" اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ پیار سے " کہنے لگیں -

ہاں منا لیتا تھا لیکن اب نہیں اسے یہ احساس دلانا بہت ضروری ہے امی --- آپ خالہ کو " فون کر کے سب بتا دینا -- " وہ اب رو نہیں رہا تھا بس گیلی آواز سے نجانے کیا کرنے کا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کہہ رہا تھا -- ان کا ہاتھ آہستگی سے چھوڑتے وہ اٹھا اور لائٹس کھول کر اپنی الماری کی جانب -- بڑھا

-- کیا مطلب کیا بتا دوں ؟ " وہ پریشانی سے کھڑی ہوگئیں ۔ اب نجانے وہ کیا کہنے لگا تھا "

یہی کہ -- " الماری سے شرٹ نکالتے نکالتے یکدم رکا اور ماں کی جانب پلٹا وہ ششں و پنج میں " -- کھڑی تھیں

" -- یہی کہ ہم رشتہ ختم کر رہے ہیں "

-- سنان ! " اسکے کہنے پر وہ بے اختیار اسکا نام پکاری تھیں "

اور ویسے بھی میں باہر جارہا ہوں کام کے سلسلے میں ایک ڈیڑھ مہینے سے پہلے نہیں آسکوں " گا ۔ " بول کر وہ پھر مڑا اور اپنے کپڑے پیک کرنے لگا ۔ پیچھے کھڑی شاہین بیگم سر پکڑ کر رہ گئیں ۔۔

Zainab Sarwar Novels________________________

اس سب معاملے کے بعد سنان چلا گیا کیلیفورنیا ، اور رشتے کے ختم ہونے کا سن کر جہاں حیا کو دھچکہ لگا تھا وہیں شاہنواز صاحب سر ہلا کر حیا کو یوں دیکھنے لگے جیسے کہہ رہے ہوں ۔۔ " ". میں نے کہا تھا نا ایک اچھا فیصلہ ہی انسان کی عقلمندی کی گواہی ہے

اب تقریباً ایک ہفتہ گزر چکا تھا سنان کو گئے ۔ یہ بات اسے خالہ سے معلوم چل گئی تھی ۔ اور ۔۔ اس ایک ہفتے کو اس نے کیسے گزارا ہے یہ صرف وہی جانتی تھی

لیکن اب بہت ہوا میں اس شخص کے لئے بالکل نہیں روؤں گی -- " وہ اس وقت اپنی " سب سے اچھی دوست " لائبہ " کے ساتھ اپنے کمرے میں موجود تھی -- ملازم نے آکر لوازمات سے بھری ٹرالی اندر کھسکھائی تو اس نے وہیں سے واپس چلے جانے کا اشارہ کیا اور خود اٹھ گئی --

مگر حیا تم بھول گئی ہو کیا سنان کا نیچر -- " وہ جو ٹرالی بیڈ تک لا رہی تھی اسکی بات پر لائبہ " کو اچنبھے پن سے دیکھنے لگی ۔

اب اس سے کیا مطلب ہے تمہارا -- " ٹرالی بیڈ کے ساتھ لگا کر اب وہ پلیٹ میں چیزیں " ڈال رہی تھی ۔ اس نے بیکری ٹونگ (چمٹا نما چمچ) اٹھایا اور پھر پیسٹری پر سے گلاس کور ہٹایا --- میٹھی میٹھی خوشبو پورے کمرے میں پھیل گئی

حیا تم خود سوچو آج تک صرف تم ہی ناراض ہوتی آئی ہو اور سنان نے ہمیشہ تمہیں منایا ہے ۔ " لیکن اس بار نہیں منایا کوئی تو وجہ ہوگی نا ۔ کیا معلوم وہ تمہاری جانب سے پہل کا انتظار کر رہے ہوں ۔ ہاں ؟ "

اب کون سی پہل ، اس نے رشتہ ختم کردیا ہے ۔۔ " اسکا ہاتھ جہاں تھا وہیں رک گیا پھر " ۔۔۔ جیسے وہ برف کے مجسمے سے پگھلی اور سر جھٹک کر پلیٹ اسکے آگے رکھی

ایک بار سوچو تو سہی ، بلکہ بس ایک بار کال کرلو بس ایک بار میری خاطر پلیز ۔۔" اس نے " ۔ منتی انداز میں کہا حیا نے نظریں چرا لیں

میں کیسے -- " اس نے سانس چھوڑی اور ہارے ہوئے کی طرح منہ موڑ کہ بیٹھ گئی ۔ لائبہ " نے پلیٹ سائڈ میں کی اور اٹھ کر اسکی جانب آکر بیٹھی ۔ وہ دونوں اب بیڈ سے پیر لٹکائے -- بیٹھی ہوئی تھیں

حیا پہل کرنے سے کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہو جاتا ۔ اور سوچو وہ تم سے پہلی بار ناراض ہوئے " " ۔ہیں

-- اس نے رشتہ ختم کردیا ہے تم --" وہ بے اختیار اسکی بات کاٹتے ہوئے تیزی سے بولی "

حیا میک اٹ ایزی ، تم دونوں ایک دوسرے کو کتنا چاہتے ہو یہ سب جانتے ہیں ۔ اور پھر " ایسے تو غصے میں انگوٹھی پہلے تم پھینک کر آئی ہو نا ۔ اب کم از کم ایک بار بات کرو معاملات

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے سمجھیں ؟ " اسنے آئبرو اچکائے کہا ۔ حیا گلے لگ گئی ، لائبہ دھیرے --- سے مسکرا دی

چلو تم ذرا فون ملاؤ میں یہ پیسٹری بالکنی میں جا کر ختم کرتی ہوں بڑا پیارا موسم ہورہا ہے -- " " وہ مسکرا کر سر ہلا گئی ، لائبہ نے زوروں سے اسکا گال کھینچا اور اٹھ کر اپنی پیسٹری کی پلیٹ اٹھائی اور اسے آل دی بیسٹ کا تھمز اپ دیتے بالکنی میں چلی گئی -- وہ حیا کی سب سے اچھی دوست تھی ۔ اور واقعی اسکی چلبلی ، پیاری اور ایک وفادار دوست تھی ۔ اور دوست تو ایسے -- ہی ہوتے ہیں جو آپ کو ایک مفید مشورہ دیں جس سے آپ کا دل بھی ہلکا ہوجائے

اس نے سانس بھرتے فون اٹھایا پھر گال پھلائے سانس باہر چھوڑی ۔ وہ نروس ہوگئی تھی -- لیکن کیوں ؟ وہ سنان سے بات کرنے لگی ہے پھر نروسنس کیسی

کال کرتی ہوں ۔۔ " اس نے واٹس ایپ آن کیا اور سنان کی چیٹ کھولی ۔ ان دونوں نے " اس پورے ہفتے ذرا بات نہ کی تھی ۔ دونوں رات کو ایک ہی وقت آن لائن ہوتے جس وقت ۔۔ بات کیا کرتے تھے مگر اس پورے ہفتے آن لائن ہو کر بھی ان دونوں نے بات نہ کی تھی

بل آخر اس نے کال ملائی اور فون کان سے لگائے بالکنی کی جانب دیکھا باہر بارش ہونے لگی تھی ۔ شاید ہلکی پھوار سی تھی لائبہ نے مسکرا کر حوصلہ دیا اور واپس مڑ گئی

کال بس جا رہی تھی وہ اٹھا کیوں نہیں رہا تھا ۔ دس سیکنڈ گزر گئے حیا نے لب کاٹتے ہوئے فون نیچے ہی کیا تھا کہ رنگنگ کی جگہ منٹ لکھے دکھائی دیئے اس نے بے اختیار فون کان سے لگایا مگر ۔۔۔۔

اوہ ہیلو حیا کیسی ہو ؟ " وہ نسوانی آواز تھی ۔ سنان کا فون کسی لڑکی کے پاس کیسے ؟ حیا " --- نے فون کان سے ہٹائے سکتے میں آئے دیکھا

ہیلو حیا سن رہی ہو -- " وہاں دوسری جانب وہ رمشاء تھی جو فون پر آوازیں دے رہی تھی ۔ " سنان انکل واصف سے ملنے انکے گھر گیا تھا اور اس وقت وہ واصف صاحب کے ساتھ انکے کمرے تک کسی کام سے گیا تھا ۔ واصف صاحب کو اسکی مدد درکار تھی اور اس ہی لئے وہ اپنا فون باہر لاؤنج میں ہی بھول گیا تھا جو بجتے دیکھ پہلے تو اس نے اگنور کیا مگر جب حیا کا نام دیکھا -- تو اٹھا لیا

تمہارے پاس سنان کا فون کیا کر رہا ہے -- سنان کہاں ہے ؟ " رمشاء نے ماتھے پر بل " ڈالے فون دیکھا پھر سمجھتے ہوئے فون واپس کان سے لگایا ۔ اب کی بار اسکا شیطانی دماغ پھر کچھ سوچنے لگا تھا ۔ حیا کی بھیگی آواز اور اسکے سوال سے وہ سمجھ گئی تھی کہ ان دونوں کی

صلاح نہیں ہوئی ہے -- اور تھوڑی دیر پہلے جو سنان کہہ رہا تھا کہ سب ٹھیک چل رہا ہے وہ سب جھوٹ تھا ۔

--- یہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے نا ، اوہ تو کیا "

تم دونوں کی اب تک صلاح نہیں ہوئی ۔ چچ چچ افسوس ہوا سن کر اللہ تمہیں صبر دے -- " وہ دکھی سی آواز میں کہنے لگی حیا کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گال تک پھسل گیا ۔

سنان کو فون دو -- " اپنے آنسووں پر قابو پاتی وہ ضبط کرتی ہوئی بولی " ۔

سنان --- دراصل وہ -- میرا مطلب ہے کہ ہم باہر آؤٹنگ پر آئے ہوئے ہیں اور وہ شاید " --- " وہ ٹھہری اور کمرے کی جانب دیکھا وہاں کوئی نظر نہ آیا شاید وہ لوگ اسکے ڈیڈ کے سٹڈی روم میں چلے گئے تھے ۔ یہ دیکھ رمشاء مزید آرام سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی --

ابھی ذرا آرڈر دینے گیا ہوا ہے ۔ گھر جائے گا تو کرلینا بات ۔ " حیا کو دھچکا سا لگا وہ اسکے " ساتھ باہر لنچ پر گیا تھا ۔ مگر سنان کو تو باہر کا کھانا پسند ہی نہیں ہے ۔ وہ لوگ بھی کبھی کسی ۔۔ ڈنر اور لنچ پر اس ہی لئے نہیں گئے تھے اور وہ

ہیلو کہاں کھو گئیں ۔۔ " رمشاء نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا جب وہ سکتے سے باہر نکلی " ۔ بھاری سانسیں اور بھیگی آنکھوں کے ساتھ اس نے غصے سے فون بند کر کے پٹخا تھا ، اور اتنی ۔ زور سے کہ بالکنی میں کھڑی لائبہ اچھل کر اندر اسکی جانب بھاگی

۔۔ کیا ہوگیا حیا ۔۔ کیا بات ہوئی ۔۔ " وہ اسکے پاس بیٹھی اور کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا "

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نہیں ہوئی کوئی بات کیونکہ اسے دوسری لڑکیوں کے ساتھ لنچ سے فرصت نہیں ہے ۔ " "

-- اسکی بات سن کر لائبہ نے اچنبھے پن سے اسے دیکھا تھا

لیکن وہ تو باہر کا کھانا کھاتا ہی نہیں تم ہی نے تو بتایا تھا جس پر تم بہت ناراض بھی " ہوگئیں تھیں پھر سنان نے تمہیں سرپرائز دے کر منایا تھا ۔ ارے مزاق کر رہے ہوں گے -- چڑانے کے لئے "

کوئی مزاق نہیں ہے اور اگر نہیں بھی گیا لنچ پر تو رمشاء کے پاس اسکا فون کیا کر رہا ہے -- " " وہ چیخ کر بولی تھی اس وقت لائبہ کی سنان کی ہمدردی میں کی گئی باتیں اسے غصہ دلا رہی -- تھیں

" -- ارے تو "

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"--تم جاؤ پلیز ابھی مجھے کسی سے بات نہیں کرنی "

اس نے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا جب ہی فون بجنے لگا سنان کی کال آرہی تھی --

-- حیا نے غصے سے فون سوئچ آف کر کے دور پھینک دیا

آہ یہ کیا کیا حیا تم -- " وہ کچھ بولتی جب حیا کے اشارے نے اسے سر ہلاتے ہوئے باہر "

جانے پر مجبور کر دیا - اور حیا وہیں بیڈ پر گر گئی - وہ جو خود کو رونے سے روک رہی تھی دو دن

- کے بعد آج پھر وہ ضبط ٹوٹ گیا تھا

Zainab Sarwar Novels____________________

حیا کا فون آیا تھا تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں ۔ " وہ رمشاء سے اپنا فون لیتے ہوئے کڑے " تیوروں کے ساتھ کہنے لگا ۔

تم اندر تھے میں نے پک کر لیا اس میں کیا ہوا ۔۔ اور میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ تم ڈیڈ کے " ساتھ بزی ہو بس اس نے فون کاٹ دیا ۔ " اس نے صاف جان چھڑانے والے انداز میں کہا اور کندھے اچکا کر اپنا فون اٹھا لیا ۔۔

ذرہ برابر بھروسہ نہیں ہے مجھے تم پر ۔۔ " رمشاء کو گھوری سے نوازتا وہ ایک بار پھر حیا کو " کال ملا رہا تھا لیکن اب کی بار نمبر بند تھا یقیناً اس نے فون بند کرلیا ہے ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

افففف ایک تو اس نے فون کیا اور تم ---" وہ دانت پیستے ہوئے بولا اور پیر ٹیبل پر مارتے " اپنا کوٹ صوفے سے اٹھا کر چلا گیا -- پیچھے سے واصف صاحب آئے تو لاؤنج میں رمشاء کو اکیلا پایا --

کیا تم نے پھر مہمان کو کچھ کہا ہے -- کتنا سمجھایا ہے میں نے خود کی زبان پر کنٹرول رکھا " کرو - کیا کہا ہے تم نے اسے -- " وہ اپنی بیٹی کی خصلت سے اچھی طرح واقف تھے تبھی آتے ہی اس پر شروع ہوگئے --

واؤ ڈیڈ آپ نے کچھ دیکھے بغیر ہی سوچ لیا کہ میں نے کچھ کیا ہے - اسے کسی کام سے " جانا تھا وہ چلا گیا -- " وہ بول کر اٹھ کھڑی ہوئی -- واصف صاحب نے تاسف سے سر ہلا کر اسے دیکھا -

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کاش تمہاری ماں زندہ ہوتی تو آج۔۔" وہ کچھ اور بھی کہتے تبھی وہ ہاتھ کے اشارے سے روک "
۔۔ وہاں سے چلی گئی

کاش ۔۔ " واصف صاحب نے گہری سانس بھر کے چھوڑی ۔ ان کے سیاہ فارمل ڈریس "
۔ سے لے کر سب کچھ نیا تھا ماسوائے ان کی آنکھوں میں بسی اداسی کے

کبھی کبھی ہم آپ کو بہت یاد کرتے ہیں ہاجرہ ۔۔ " وہ دل میں اپنی مرحوم زوجہ سے مخاطب "
۔۔ تھے

لوگ تو چلے جاتے ہیں دنیا سے مگر اپنے پیاروں کی زندگی میں ایک خلا سا چھوڑ جاتے ہیں جو پھر
۔۔ کبھی پورا نہیں ہو پاتا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ دن آخری دن تھا جب اس نے سنان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی ۔ سنان نے ہاں اس کال کے بعد بھی بہت دفع اسے کال کی مگر اس نے موبائل ہی نہ کھولا۔ اور یوں ان دونوں کے بیچ ذرا سی غلط فہمی نے بدگمانی کی بڑی سی دیوار قائم کردی جس نے بل آخر انہیں الگ کر ڈالا ---

______ حال

حیا باتھروم سے باہر نکلی تو سنان کو سر صوفے کی پشت سے ٹکائے ، لگ بھگ گنودگی میں پایا ۔ سانس بھر کے اس نے دروازہ آہستگی سے بند کیا کہ کہیں اسکی نیند میں خلل نہ پڑ جائے (-- دیکھ رہے ہو لوگوں ابھی نیند کی کتنی فکر ہے اور ویسے نیند کی دشمن بنی ہوئی تھی

کاش کہ ہم اتنی حسین جگہ یوں نہ ملے ہوتے سنان ۔۔۔ " وہ کھڑکی تک گئی جہاں سے باہر " کا خوبصورت لان نظر آرہا تھا ۔ نیچے کچھ ورکرز ٹینٹ لگا رہے تھے اور آہستہ آہستہ آس پاس کھڑے ۔ لوگوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی تھی

اگر نکل گئیں تھیں باہر تو اٹھا ہی دیتیں ، مجھے بھی جانا تھا چینج کرنے ۔۔ " وہ نیچے کے " ۔ منظر میں مگن تھی جب سنان کی آواز پر چونک کہ پلٹی ۔ اور پھر اپنی نیکی کو سمندر میں بہا آئی

اٹھ گئے نا تو چلے جاؤ ، اب سر کھانا ضروری ہے کیا ۔۔ " منہ بنائے کہتی وہ بیڈ پر دھپ سے " بیٹھ گئی ۔ اور گھور کر اسے باتھروم میں جاتے دیکھا ۔ سنان نے زور سے دروازہ بند کیا ایسے کی ۔۔ وہ اچھل کر رہ گئی

" ۔۔ اونہہ بدلا "

توڑنے کا ارادہ ہے کیا دروازے کو ۔ پیسے تم ہی بھرو گے یاد رکھنا ۔۔ " حیا نے پیچھے سے " ہانک لگائی ۔ جب کہ وہ اندر سے بھی جوابی کاروائی کر چکا تھا مگر دروازہ بھاری ہونے کی وجہ ۔۔ سے آواز ٹھیک سے باہر نہ آئی اور حیا اسے خاموش سمجھ کر خود بھی چپ ہوگئی

سنان اب بھی باتھروم میں ہی تھا جب حیا اٹھی اور چلتی ہوئی سامنے گئی ، شیشے میں خود کو دیکھا ، درمیانہ قد ، چمکتی سفید رنگت بڑی بڑی آنکھیں لمبے سیاہ بال اور وہ خوبصورت سی حیا ۔۔۔ ۔ خود کو دیکھ ہمیشہ کی طرح چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ بکھر گئی

کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے ۔۔ " وہ مسکراتے ہوئے خود سے کہہ رہی تھی جب دروازہ " کھولتے ہوئے سنان کے ہاتھ رک گئے ۔ اس نے بے اختیار ماتھے پر پریشانی زدہ لکیریں ابھاریں ۔۔ حیا نے ایک ادا سے شیشے میں دیکھ کر اسٹائل مارا سنان کی توآنکھیں ہی باہرآگئیں

پھر خود سے باتیں کرنا شروع آہ ۔۔۔ " سر افسوس میں ہلاتے وہ باہر آیا ، جبکہ حیا اب تک " شیشے کے آگے کھڑی تھی ۔ سنان نے آنکھیں گھومائیں اور اپنے بیگ کی جانب چل دیا جو ۔ صوفے پر تھا

ہائے نظر نہ لگے ۔۔ " اپنے سر کے گرد ہاتھ گھما کر وہ نظر اتار رہی تھی ۔ ہاں خود کی نظر " اتارنے کا شوق اسے اپنے بابا سے لگا تھا ۔ وہ کہتے تھے کہ اپنی نظر اتارتی رہا کرو ۔۔۔ اور اب وہ ۔ اسکی عادی ہوگئی تھی

ہر انسان میں کچھ عجیب عادات ہوتی ہیں جس کو وہ کبھی نہیں چھوڑ پاتا اس میں بھی تھی ، ۔۔ خود کی نظر اتارنے کی عجیب سی عادت جسے شاید وہ کبھی نہیں چھوڑ پائے گی

میں دیکھتا ہوں ۔۔ " دروازہ بجا تو سنان اس سے کہتا ہوا دروازہ کھولنے آگے بڑھا ۔۔ حیا نے " ۔ دوپٹہ شیشے میں دیکھتے ہوئے ٹھیک کیا اور وہ بھی اسکے پاس گئی

ارے انکل آپ آئیے نا ۔۔" وہ واصف انکل تھے سنان کے کہنے پر اس سے مصافحہ کرتے " ہوئے آگے بڑھے ۔۔ پھر خود صوفے پر بیٹھے اور ان دونوں کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا ۔۔ حیا بیڈ _ کے سراہنے پر بیٹھ گئی اور سنان بیڈ کے دوسرے سراہنے پر ۔۔ جیسے شمال اور جنوب

کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے ناں بچوں ۔ اور کمرے کے لئے معذرت یہ پہلی بار ہوا ہے " " ۔۔کہ ایک بھی کمرہ نہیں بچا جو خالی ہو

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

" ارے نہیں انکل معذرت کی کیا بات ، اور ویسے بھی ایک رات کی تو بات ہے کل کی فلائٹ ہے میری -- " حیا نے کہا اور پھر سنان کی جانب دیکھ منہ بنا کہ واپس نظریں گھما لیں --

' عجیب میں نے کیا کیا ہے ابھی ؟ ' سنان نے اوپر دیکھ دل میں شکوہ کیا اور افسوس سے اسے دیکھ کر رہ گیا ۔ اس کا کچھ نہیں ہو سکتا --

" کل کی فلائٹ ہے ؟ مگر کل تک کی ساری فلائیٹس کینسل ہو چکی ہیں ، تم لوگ فکر نہ کرو صبح تک آفت ٹل جائے گی تو رومز بھی خالی ہو جائیں گے -- " وہ حیا کی بات پر حیران ہوئے ۔ تھے ظاہر ہے سونامی کے خدشات کے بابت فلائٹس تو کینسل ہی ہوگئی ہوں گی

جی انکل ، اور سب ٹھیک ہے نیچے وہ لوگ ایڈجسٹ ہوگئے کیا ؟" سنان کو یاد آیا جب وہ " لوگ آئے تب وہاں اینٹرینس پر بہت رش تھا --

ہاں بیٹا -- " وہ رکے . "ویسے جو ہوتا ہے نا اچھے کے لئے ہی ہوتا ہے - باہر گارڈن میں لگے " ٹینٹ دیکھے تم لوگوں نے ؟ "

جی انکل میں نے دیکھے ابھی -" ان کے سوال پر حیا تیزی سے بولی " --

ہاں دراصل وہ ہم نے ایک دوسری سائٹ کے لئے آرڈر کئے تھے مگر بدقسمتی سے وہاں کا " کام رک گیا تو وہ سارے ٹینٹ یہیں رکھوا دیئے تھے - اور میں پرسوں یہی سوچ رہا تھا کہ وہ بے کار پڑے ہیں - لیکن آج اس آفت کی وجہ سے بہت مشکل ہوئی پھر یاد آیا کہ ہم وہ ٹینٹ نکال کر استعمال کروا سکتے ہیں - بس دیکھو بے کار نہیں گیا میرا نقصان بھی -

اس ہی لئے اگر نقصان ہو بھی جائے تو صبر کرنا جیسے آج میرے کام آگیا ویسے ہی تمہارے کام بھی آئے گا ۔۔ " وہ مسکراتے ہوئے کھڑے ہوگئے سنان اور حیا ایک پل کے لئے شل سے رہ گئے تھے ۔ اس نے حیا کی جانب دیکھا وہ بھی مڑی دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے سے جا ملیں آج کتنے وقت بعد وہ دو سے چار ہوئیں تھیں لیکن ایک میں غم و غصہ جھلکا تو دوسرے میں ۔۔۔ صرف افسوس

میری دعا ہے تم دونوں ہمیشہ خوش رہو ۔ اور میری اس بات کو یاد رکھنا جو بھی ہوتا ہے زندگی " میں وہ اچھے کے لئے ہی ہوتا ہے ۔ اسلئے کبھی ذرا ذرا سی باتوں پر ایک دوسرے کا ساتھ نہ چھوڑنا ۔۔ " وہ جذب کے عالم میں کہہ رہے تھے سنان انکے مقابل کھڑا ہوا ۔ وہ دیکھ سکتا تھا ۔۔ انکی آنکھیں چمک رہی ہیں لیکن جھلکتی نمی کے باعث ۔۔ وہ تابعداری کی صورت سر ہلا گیا

زندگی میں بدمزگی تو پھر برداشت ہو جاتی ہے مگر زندگی تنہا کاٹنا بہت زیادہ مشکل ہے ۔ ہمیں " تمہاری آنٹی بہت یاد آتی ہیں انکی کمی ہمیں باعث اوقات بہت ستاتی ہے ۔ " نجانے کیوں مگر ۔وہ جو دل میں آیا بولتے گئے ۔ حیا افسوس سے مسکرا دی

اللہ آپ کو ہمت دے . " اس نے آگے بڑھ کر کہا تو انکل واصف نے شفقت بھرا ہاتھ " ۔ اسکے سر پر پھیرا

۔آمین ۔۔ " سنان نے دھیمے سے کہا "

خوش رہو میرے بچوں ۔ چلو مجھے کچھ کام ہیں خیال رکھنا ۔ آرام کرو کل ملتا ہوں اوکے ۔ " " ۔ انکا موبائل فون بجنے لگا تھا شاید کام ہوگا

شب بخیر انکل ،آپ بھی اپنا خیال رکھئے گا ۔" حیا نے پیچھے سے کہا وہ پلٹ کر سر میں " جنبش دیتے ہوئے مسکرا دیئے ۔

ایک واصف انکل ہیں اتنے اچھے سلجھے ہوئے انسان اور ایک انکی بیٹی چڑیل کہیں کی" وہ " چڑیل بولتے وقت سڑا ہوا منہ بنا گئی اور واپس بیڈ پر بیٹھ گئی چہرہ سامنے کھڑکی کی جانب تھا ۔

چلو شکر ہے تم نے مانا تو سہی کہ ، وہ چڑیل ہے میرا قصور نہیں ہے کوئی ۔" سنان نے " صوفے کے پاس آتے کہا ۔ اسکے کہنے کی دیر تھی حیا نے سر اٹھا کر اسے خون خوار نظروں سے دیکھا ۔

" ۔ تم یہ مت سوچو کہ میں تمہیں معاف کردوں گی اور سب ٹھیک ہو جائے گا"

میں نے تم سے کوئی معافی مانگی بھی نہیں ہے ، نہ ہی میں مانگوں گا -- کیوں کہ میں نے " کچھ غلط نہیں کیا -- " حیا کی بات پر سنان نے سنجیدگی سے کہا اور سخت تیور لئے باہر کھلتی کھڑکی میں جا کھڑا ہوا -- حیا انگلیاں مڑورتی ہوئی اٹھی اور اپنے بیگ سے ورک شیٹ وغیرہ نکال کر بیڈ پر ہی بیٹھ گئی -

ہیلو ؟ ہاں - شکر ہے فون اٹھایا تم نے سب ٹھیک ہے ناں ؟" وہ کسی سے فون پر بات " کر رہا تھا - حیا کی جانب اسکی پشت تھی - وہ نہا کر نکلا تھا اس ہی لئے ٹی شرٹ اب بھی ہلکی نم سی تھی -

اوہو دوستوں کی اتنی فکر -- ' حیا نے مسکراتے ہوئے دل میں سوچا - ویسے وہ تھا تو ایسا ہی ' -- سب کی فکر کرنے والا بس حیا ہی ہے لا پرواہ

رائیٹر صاحبہ تم مجھے زیادہ ہی برا نہیں بنا رہیں ۔۔ " حیا نے مجھے غصے سے کہا ہے یہ ۔ خیر ") میں کچھ نہیں کہتی اب اپنا کام کرو ، گھورو تو نہیں اونہہ (

ہمم کل تو مجھے بھی کام تھا لیکن لگتا نہیں کہ نکل پاؤں گا تم ایک کام کرو جینیریو تم مجھے " ابھی اس وقت سب میل کر سکتی ہو ؟ " حیا جو بظاہر بکھری شیٹس میں مصروف نظر آرہی تھی ۔۔ سنان کے منہ سے لڑکی کا نام سن کر بھنویں سمیٹیں اورچور نظر اس پر ٹکائی

شکریہ ہاں صبح سے پہلے سب مکمل ہوجائے گا تم آگے میل کر دینا ٹھیک ہے ۔ ہیو آگڈ " نائٹ ۔۔ " وہ مسکراتے ہوئے ریلیکس انداز میں مڑا ۔ حیا جو اس ہی کی جانب دیکھ رہی تھی ، تیزی سے سیدھی ہو کر بیٹھی ۔ چہرے پر سنجیدگی تھی لیکن بھنویں بیچ میں آ سمٹیں تھیں ۔ سنان نے دیکھا اور نا سمجھ بنتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا ۔ بیڈ پر تو بیچارے کو جگہ ہی نہیں دی تھی ۔ حیا نے ۔ اسے صوفے پر بیٹھنے سے ایلرجی جو ہوگئی تھی

(رائٹر !)

اچھا ٹھیک ہے بھئی ایلرجی نہیں ہوئی تھی حیا کو وہ بس سنان پر غصہ تھی -- ظاہر ہے دل جو -- توڑا ہے بدتمیز سنان نے

(اب ٹھیک ہے حیا میڈم ؟ (بہت اچھے

اونہہ رائٹر میں ہوں لیکن حکم کردار چلاتے ہیں۔ دیکھا آپ سب نے ؟ اور بدنام ہم رائیٹرز ہو -- جاتے ہیں کہ فلاں کو ایسا بنایا فلاں سے ایسا کروایا

--- خیر کہانی کہاں رہ گئی

تم وہیں سو سکتی ہو میں تنگ نہیں کروں گا مجھے کام ہیں بہت ۔ " سنان نے انگلیاں " لیپ ٹاپ پر پھرتی سے چلاتے ہوئے کہا ۔ وہ اس وقت ٹانگ پر ٹانگ جمائے صوفے پر لمبائی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

میں بیٹھا ہوا تھا پیچھے کشن لگائے اور ایک اپنی گود میں رکھے جس پر لیپ ٹاپ تھا ۔ نم بال کی ۔ موٹی لٹیں ماتھے پر ہمیشہ کی طرح لہرا گئی تھیں

ہمم مگر مجھے بھی کام ہے ۔" وہ دھیمے لہجے میں بولی ، سر نیچے جھکا ہوا تھا جبکہ بال اوپر سے " کیچر میں بندھے تھے اور نیچے سے کھل کر آگے کو گر رہے تھے ۔ سنان نے کن اکھیوں سے ۔۔ دیکھا ، حیا کے چہرے پر سنجیدگی تھی یا اداسی وہ سمجھ نہ پایا

۔ نہیں بھلا اداسی کیوں ہوگی ۔۔ ' سر جھٹک کر واپس وہ نظریں لیپ ٹاپ پر جھکا گیا '

حیا نے پھر نگاہ اٹھا کر اسکی جانب دیکھا وہ کافی مصروف تھا ۔ ہمیشہ کی طرح اپنے کام میں جان توڑ کر محنت کر رہا تھا پھر چاہے صبح ہو یا رات کوئی فرق نہیں پڑتا تھا ۔ اسکا یکدم ہی دل

اچاٹ ہوگیا ورک شیٹ لپیٹیں اور واپس بیگ میں ڈال دیں ۔ باقی سامان بھی تیزی سے اٹھا کر بیگ کے اندر ڈال دیا ۔

کیا میں افسوس کر رہی ہوں اپنے رویے پر ؟ کہیں سنان سے مل کر میرا دل تو نہیں پگھل گیا ؟ مگر نہیں میں کیوں بھلا افسوس کروں جب کچھ نہیں کیا ۔۔ ہاں ۔۔" وہ خود سے دل ہی دل میں ہم کلام تھی جبکہ سنان اسے یوں کھڑا دیکھ پوچھنے کی غرض سے اسے پکارنے لگا مگر حیا تو نجانے کہاں کھو گئی تھی ۔۔

حیا ! " اب کی بار اس نے زور سے پکارا ، حیا ایک جھٹکے سے چونک کر اپنے خیالوں سے باہر " آئی ۔۔

" ۔ ہاں ، ہاں کیا ہوا "

۔ تمہیں کیا ہوا کب سے پکار رہا ہوں دماغ کہاں چل رہا ہے ؟ " اس نے بھنویں اچکائے کہا "

آہ کچھ نہیں میں ، میں روم سے باہر جا رہی ہوں ٹہل کر واپس آتی ہوں ۔" وہ بول کر تیزی " سے باہر نکل گئی ۔ سنان نے گہرا سانس کھینچا اور لیپ ٹاپ کھولا جو وہ حیا کی وجہ سے بند کر چکا تھا ۔۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا جو رات کے گیارہ بجا رہی تھی ۔ اس وقت ٹہلنے گئی ۔ ہے

حیا باہر آئی راہدیری اسے اس وقت خالی ملی ۔۔ سب تھک ہار کے آرام کر رہے ہوں گے شاید ۔ ۔ وہ ہاتھ بازوؤں پر باندھے آرام آرام سے چلنے لگی

کافی اچھے سے ڈیکور کیا ہے انکل نے ہوٹل کو ، انٹرسٹنگ ۔ " وہ ستائشی نگاہوں سے دیکھ " رہی تھی ۔ انٹیریئر بہت ہی خوبصورت تھا ۔ اُس وقت تو وہ زیادہ دیکھ نہیں پائی تھی --

کچھ چاہیے تھا آپ کو میم ؟ " وہ دیوار کے ساتھ رکھے پودے دیکھتے ہوئے چل رہی تھی جب " عقب سے ایک آواز ابھری ۔ حیا پلٹی تو دیکھا یہ وہی لڑکی تھی جس نے نیچے انہیں کمرے کی چابی تھمائی تھی --

آہ نہیں کچھ نہیں بس ایسے ہی کمرے میں بور ہوگئی تھی تو ٹہلنے چلی آئی ۔ " حیا نے " مسکراتے ہوئے جواب دیا ، اس لڑکی نے سر کو خم دیا اور سامنے بنے روم کا دروازہ چابی سے کھولنے لگی ۔

مسٹر واصف نے بتایا تھا کہ آپ دونوں انکے گیسٹ ہیں ۔ تو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو " آپ نے بس ایک بیل بجانی ہے اور میں حاضر ۔۔ " اس نے دروازہ کھولتے ہوئے حیا سے استفسار کیا جس پر وہ مسکرا کر اسکے پیچھے ہی کمرے میں آگئی ۔۔ ویسے بھی سنان کے ساتھ اب تک اسکا موڈ آف ہی رہا تھا ۔

ویسے کب تک حالات ٹھیک ہو جائیں گے میں نے سنا ہے ایک بار پہلے بھی کیلیفورنیا میں " سونامی آچکا ہے " حیا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو اب اِس کمرے میں رکھا لیمپ نکال رہی تھی ۔

جی میم آتو چکا ہے اور اس سے تباہی بھی بہت ہوئی تھی مگر یہ والا جلد ہی ٹل جائے گا " ڈونٹ وری ۔ اور میرے خیال سے تو صبح تک سب ٹھیک بھی ہو جائے ۔ " وہ لڑکی لیمپ دونوں ۔۔ ہاتھوں میں پکڑے اسکی جانب پلٹی اور مسکرا دی ۔۔ پھر واپس باہر کو ہو لئے

" ؟ یہ فالتو کمرا ہے کیا"

نہیں تو میں تو بس لیمپ چینج کروانے کے لئے لے جا رہی ہوں -- " وہی پروفیشنل " مسکراہٹ لئے وہ ہر جواب دھیمے لہجے میں دے رہی تھی ۔

لیکن یہاں تو شاید کوئی ہے ہی نہیں -- " وہ شش و پنج میں مبتلا ہوئی ہوٹل کے سارے " رومز بک ہوگئے تھے تو یہ خالی کیسے رہ گیا ؟

کمرا بک ہو یا نا ہو مینیجر کا خاص خیال رہتا ہے ہر چیز پر ۔ کبھی بھی کچھ بھی خراب نہ پڑا " رہے -- " اسکی بات پر وہ بظاہر مسکرا دی -- واصف انکل نے تو کہا تھا کہ سارے کمرے بک ہوگئے ہیں --

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

" آہ سنو -- یہاں کتنے رومز ہیں ؟ "

لگ بھگ دو سو سے زائد --- " اس کا یہ جملا حیا نے زیر لب دہرایا تھا -- دو سو زائد کمرے ہیں تو پھر --

" کوئی اور سوال میم ؟ "

ہاں کیا -- " اسکے سوال کرنے پر وہ اپنی سوچ سے باہر آئی تھی " .

نہیں شکریہ --- " لڑکی سر ہلاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی جبکہ پیچھے کھڑی حیا اب اصل " معنوں میں سوالوں میں گھری تھی --

واصف انکل ۔۔۔" وہ زیرِ لب بڑبڑاتی ہوئی تیزی کسی راہ پر چل دی ۔ کچھ تھا جو بہت "
۔۔ ضروری تھا

Zainab Sarwar Novels

دروازہ ناک ہونے کی آواز خاموش پڑے کمرے میں یکدم گونجی تو اس نے دروازے کے پار کھڑے ویٹر کو اندر آنے کا کہا ۔ ویٹر اسی خاموشی کے ساتھ اندر آیا کافی کا کپ اسکے سامنے ٹیبل پر رکھا اور مسکرا کر سر کو خم دیئے واپس چل دیا ۔ سنان نے سستی اتارتے ایک لمبی سانس فضا میں تحلیل کی اور لیپ ٹاپ سائڈ میں رکھ کر سامنے ٹیبل پر رکھے گرما گرم کافی کا کپ اٹھایا ۔ جس کا دھواں فضا میں تیزی سے اڑ رہا تھا ۔ اس نے ایک سپ لیا اور آنکھیں بند

کیں ، حیا کا حسین چہرہ اسکے سامنے لہرا گیا ۔۔ اس نے فوراً آنکھیں کھولیں نظر سیدھی گھڑی پر ۔۔ گئی جو رات کے فکس بارہ بجا رہی تھی

کیا ! بارہ بج گئے حیا واپس کیوں نہیں آئی ؟ " اس نے ہاتھ میں پکڑا گرم کافی کا کپ ٹیبل " ۔ پر واپس رکھتے ہوئے دل میں سوچا اور تیزی سے لیپ ٹاپ بند کر کے اٹھ کھڑا ہوا

ایک گھنٹہ ہوگیا مجھے پتا کیسے نہیں چلا ۔۔ " منہ میں بڑبڑاتا وہ اپنی جیکٹ ، فون اور والٹ " ۔ وغیرہ پھرتی سے اٹھا کر باہر کو نکلا ۔ پیچھے وہ دھویں اڑاتی کافی ٹیبل پر یوں ہی پڑی رہی

وہ باہر نکل کر سب سے پہلے ریسیپشنسٹ کے پاس گیا اور واصف انکل کے بارے میں پوچھا ۔ جس پر اس نے بتایا کہ وہ کسی کام سے گئے ہیں ۔۔ اب صبح ہی آئیں گے

"۔آپ کو کچھ چاہیے سر تو آپ مجھے بتا سکتے ہیں "

نہیں شکریہ ۔۔ " بول کر وہ ایک قدم بڑھا پھر ٹھہر واپس اس لڑکی کی جانب دیکھا جو یہیں دیکھ " رہی تھی ۔

کیا آپ نے کسی لڑکی کو جاتے دیکھا ہے وہ جو میرے ساتھ تھیں ؟" وہ بات ریسیپشنسٹ " سے کر رہا تھا مگر اسکی آنکھیں چاروں اطراف گھومتی حیا کو ڈھونڈ رہی تھیں ۔

اچھا وہ آپ کی ایکس منگیتر ؟ " اسکے اس طرح کہنے پر وہ چونک کے دیکھنے لگا ۔ ریسیپشنسٹ " بولتے بولتے رکی ۔۔

ہاں وہ کچھ دیر پہلے باہر کی جانب جاتی نظر آئیں ہیں ۔ " اٹک کر بولتے ہوئے اس نے جملہ " ۔۔ مکمل کیا اور اپنے کام میں لگ گئی ۔ سنان سخت تیور لیئے سر ہلائے چل دیا

اونہہ پہلے خود ہی ایکس منگیتر کہا اب میں نے کہہ دیا تو برا لگ گیا ۔۔ " وہ لڑکی سنان کی " ۔ پشت کو دیکھتے ہوئے من ہی من بولی اور سر جھٹک کر فائل اٹھا کر اپنے کام کو چل دی

سنان باہر کو نکلا ، یہ ایک بہت وسیع گارڈن تھا ۔۔ آس پاس لوگ موجود تھے کچھ ٹینٹ میں انجوائے کر رہے تھے کچھ ٹہل رہے تھے ۔ کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ یہ سب یہاں ۔ سونامی سے بچنے کے لئے آئے ہیں لگتا تھا سب کو پکنک پوائنٹ مل گیا ہو

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

حیا کہاں چلی گئیں تم ۔ " وہ منہ پر ہاتھ رکھتا یہاں وہاں نظریں دوڑا رہا تھا ۔ چاروں اطراف " ویسٹرن لوگ ہی لوگ بھرے تھے ۔ وہ یہاں تو نہیں ٹہلنے آئی ہوگی یقیناً کہیں خاموشی والی جگہ پر گئی ہوگی ۔۔ مگر کہاں ؟

فون بھی بیوقوف کمرے میں چھوڑ کر گئی ہے ۔۔ اب ڈھونڈوں کیسے ، کہیں باہر تو نہیں " نکل گئی ؟ " اس نے باہر نظر بڑھائی سامنے گیٹ سے جتنی بھی سڑک نظر آئی سنسان پڑی تھی ۔

وہ باہر کو آیا ، ہوا کا ناموں نشان تک نہ تھا اوپر سے ہوٹل کی باؤنڈری کے علاؤہ آگے سب طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا ۔ وہ دل میں امید رکھتا قدم بڑھانے لگا ۔۔۔

Zainab Sarwar Novels

کچھ دیر پہلے !

حیا نے دیکھا واصف انکل غصے میں آگ بگولہ ہوتے ہوئے کہیں جا رہے ہیں وہ بھی انکے پیچھے ہولی -- وہ تیزی سے نیچے کی جانب اتر رہے تھے ۔ حیا بھی پیچھے آئی دراصل وہ تو ان سے کمرے کی بات کرنے جا رہی تھی کہ جب اتنے سارے کمرے خالی ہیں تو الگ الگ کیوں نہ دیا ۔

وہ ایک کمرے کی جانب بڑھے حیا جو پیچھے پیچھے ہی تھی اسکا دوپٹہ سائڈ میں رکھے گلدان سے اٹک گیا --

چچ یہ کہاں پھنس گیا -- " وہ دوپٹہ نکالتے ہوئے کہنے لگی واصف انکل اب کمرے کے اندر " جا چکے تھے ۔ اس نے دوپٹہ نکالتے ہوئے سانس بھری اور کمرے کی جانب بڑی جب واصف ۔ انکل کی چیخنے کی آواز آئی ۔ آس پاس کوئی نہ تھا یہ آفس تھا شاید

جسٹ شٹ اپ رمشاء ! یہ سیکھایا ہے میں نے کہ دوسروں کا فون بغیر اجازت اٹھاؤ اور یہ " ۔ سب کرو ؟ " وہ تیز آواز میں رمشاء پر چلائے -- حیا کو یہاں کھڑے باتیں سننا ٹھیک نہ لگا

" -- مجھے بعد میں آنا چاہیئے "

میں نے سنان کا فون اٹھایا تھا اور وہی کہا تھا جو کہنا چاہیئے تھا اور ان دونوں کی تو پہلے سے " ہی اتنی لڑائی تھی میری کیا غلطی ۔ " وہ جو جا رہی تھی رمشاء کی باتوں نے اسکے پیر میں بیڑیاں ۔ ڈال دیں وہ منہ کھولے واپس شاک میں پلٹی -- ماتھے پر لکیریں ابھر گیئں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تو سنان کو بتانا چاہیئے تھا ناں کہ حیا کا فون آیا ہے تم نے کیوں اٹھایا اور پھر اس سے ایسا " کیا کہا جو ان دونوں کے درمیان اتنے فاصلے بڑھ گئے کہ نوبت رشتہ ختم کرنے پر آگئی ۔ مجھے تو پتا بھی نہ چلتا اگر میں پوچھتا نہیں ۔۔ " واصف صاحب سر پکڑ کر بیٹھ گئے انہوں نے کہاں کوتاہی کر دی تھی اسکی پرورش میں کہاں کون سی غلطی سر زد ہوگئی تھی جو وہ ایسی نکلی تھی --

ڈیڈ ... " وہ انکے پاس بیٹھی اور سمجھانے کے لئے لب کھولے ۔ "آپ کو اتنی ٹینشن لینے " کی ہرگز ضرورت نہیں ہے ۔ ان دونوں کے بیچ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ حیا کی وجہ سے ہوا ہے ۔ آپ کو پتا ہے وہ سنان پر شک کرتی ہے اب میں نے ذرا سا چڑا کیا دیا وہ تو بھڑک ہی گئی ۔ سو ٹیکی ، مطلب اتنا پوسیسیو کون ہوتا ہے ؟ " اسکی بات پر واصف صاحب نے گھور کر دیکھا ۔ اور افسوس سے سر ہلایا ۔۔ باہر کھڑی حیا نم آنکھوں سے دیوار تھام گئی

رمشاء میں تمہارا باپ ہوں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں ۔ اور یہ بات میں اچھے سے جانتا " ہوں کہ ان دونوں کے درمیان جو کچھ بھی ہوا ہے اس میں تمہارا ہی ہاتھ ہے ۔ اور اب یاد رکھو کہ ان دونوں کی مِس انڈرسٹینڈنگ تم ٹھیک کرو گی ۔ بتاؤ گی کہ کیوں گئیں تھیں وہاں اور ۔۔ کیوں حیا کو جھوٹ بولا تھا سمجھیں ۔" وہ بول کر اٹھ کھڑے ہوئے رمشاء بھی تنک کر اٹھی

نو وے ڈیڈ ۔ میں کوئی صفائی پیش نہیں کروں گی ۔ اور اگر ان دونوں کا رشتہ اتنا ہی مضبوط " ہوتا نا تو وہ کبھی نہ اس پر شک کرتی اور نہ ہی وہ دور ہوتا ۔ غلطی ان کی ہے میری نہیں ۔ اور باقی سب بھی مزاق میں کہا تھا وہ دونوں سیریس لے گئے تو میں کیا کروں ۔" وہ بول کر منہ ۔ بنائے ہاتھوں کو بازوؤں کے گرد باندھے کھڑی ہوگئی

تمہیں فون کر کے اوٹ پٹانگ باتیں نہیں بولنی چاہیئے تھیں اور سنان کب آؤٹنگ پر گیا ہاں " ؟ ڈسکسٹنگ رمشاء مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم یہ سب کرو گی ۔ تمہارا مزاق ہوگیا اور اس مزاق میں انکا رشتہ اجڑ گیا ۔ میری بہنیں جنہوں نے میرا کبھی ساتھ نہیں چھوڑا آج میری اپنی اولاد کی وجہ سے انکے بچوں کا گھر اجڑ گیا ۔ " وہ افسوس و صدمے سے کہہ رہے تھے -- رمشاء نے انکی -- جانب دیکھا وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکے ڈیڈ فرسٹیٹڈ ہوں وہ بھی اسکی وجہ سے

حیا کا سانس لینا محال ہوگیا اسکا یہاں دم سا گھٹنے لگا -- وہ الٹے پاؤں باہر کو بھاگی ۔ آنکھیں بھیگنے لگی تھیں ۔

۔ ڈیڈ آپ کیوں ٹینس ہو ر--- " رمشاء دھیرے سے کہتے ہوئی آگے بڑھی "

نہیں کوئی بات اب منہ سے نہ نکلے صبح بات کریں گے اور تم سب کچھ سارٹ آؤٹ کروگی " سمجھ آئی ۔ ابھی گھر جاؤ ڈرائیور باہر ہی کھڑا ہے -- " بول کر وہ باہر چلے گئے پیچھے سے رمشاء ۔ پیر پٹخ کر رہ گئی

" ۔ عجیب ڈیڈ کو یہ نہیں دکھتا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے قابل ہی نہیں اونہہ "

وہ منہ میں بڑبڑاتی ہوئی باہر گاڑی کی جانب چل دی اب صبح ہی دیکھیں گے کیا ہوتا ہے ابھی -- تو وہ سوئے جا کر

حیا کے پیر مدھم چال چل رہے تھے وہ دونوں ہاتھ بازوؤں کے گرد باندھے ڈگمگاتی ہوئی چلنے لگی ۔ آنکھوں سے گرتے آنسوں پورا چہرہ بھگونے کے کام میں مگن تھے ۔ دل لرز سا رہا تھا ، ایسے ۔۔ میں حالِ دل کسے سنائے جا کر وہ ۔ کچھ سمجھ نہ آرہا تھا

اوہ میرے اللہ میں کیا کروں ، میں اتنا روڈ کیسے ہو سکتی ہوں یہ جانتے ہوئے کہ سنان نے " کبھی کسی لڑکی کی جانب آنکھ بھی اٹھا کر نہیں دیکھی پھر بھی میں رمشاء کی چال نہ سمجھ سکی اور سب برباد کرلیا ۔۔ میں ہمیشہ یہی کرتی ہوں ہمیشہ یہی ۔۔ " وہ روتے روتے روڈ پر ہی بیٹھتی ۔ چلی گئی ۔ آس پاس اس وقت سناٹا تھا تاریک سڑک پر وہ فلوقت تنہاء معلوم ہوتی تھی

میں کیسے ٹھیک کروں گی سب کچھ ، کیسے ہوگا سب ٹھیک ۔ میں نے یہ کیا کردیا ۔۔ کاش " میں سنان سے ایک بار اکیلے بات کرلیتی شاید وہ ۔۔۔۔ میں کیا کروں یا اللہ! " وہ وہیں سر

جھکائے روئے چلی جا رہی تھی ۔ آنکھیں دھندلا چکی تھیں تاریک منظر جو تھوڑا بہت نظر آتا تھا
-- اب وہ بھی آنسوؤں کے پار چلا گیا تھا

سر میں ٹیس سی اٹھی تو وہ سر دونوں ہاتھوں سے تھامے کھڑی ہونے لگی ، مگر درد کی شدت مزید بڑھ گئی اور اس سے آنکھیں تک نہ کھولی گئیں چند لمحے سر کے تو وہ توازن برقرار نہ رکھ پائی اور ہوش سے بیگانہ ہوتی ہوئی نیچے ڈھ گئی ۔ اور سر جا کہ نوکیلے پتھر پر لگا جس سے دماغ سن
-- ہوگیا

حیا ! --- حیا ! " دور کہیں سے اسے ایک مدھم آواز سنائی دی جسے اسکے دماغ نے پہچاننے " کے عمل سے گزارے بغیر ہی چھوڑ کر اس پر وجد سا تاری کردیا ۔ آخری بار جو محسوس ہوا تھا وہ ؟ صرف ایک شناسا لمس تھا جسے وہ پہچانتی تھی مگر کس کا ہے یہ سمجھ سے باہر تھا

نیم بیہوشی کی کیفیت میں اس نے بے جان پڑتے ہاتھ دھیرے سے ہلائے مگر وہ اوپر اٹھ نہ سکے ۔ آنکھوں کو جنبش دیتے ہوئے اس نے ذرا سی کھولیں تو باہر کی تیز روشنی آنکھ میں تیزی سے چبھی ، چند سیکنڈز گزرے تو اس نے آہستہ آہستہ بل آخر آنکھیں کھولیں ۔ زور دینے کی -- وجہ سے سر میں ٹیس سی اٹھی تھی بے اختیار ہاتھ سر کو تھامنے اٹھا تو کسی نے تھام لیا

اونہہ سر میں چوٹ آئی ہے ، اور ہاتھ میں ڈرپ ہے تو اسے سیدھا ہی رکھو ۔ " اسکا ہاتھ واپس " سیدھا بیڈ پر رکھتے ہوئے سنان نے حیا کی جانب دیکھا ۔ جو اس ہی کو دیکھ رہی تھی چہرے پر ۔ کوئی آثار نہ تھے جسے جانچنے یا سمجھنے کی ضرورت پڑے

شکر ہے تم اٹھ گئیں ، اب کیسا محسوس ہورہا ہے ؟ " سنان کی آواز پر اس نے پلکیں " -- جھپکائیں جو کب سے جامد تھیں

سر میں درد --- " وہ بولتے بولتے رکی اور سنان کو دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے " ؟ کہ اسے سمجھ نہ آیا ہے ۔ وہ کیا کہہ رہی ہے

میں ٹھیک ہوں سنان ۔" اب کی بار اس نے پر اعتمادی سے بولا سنان نے سر ہلایا ۔۔ وہ " ؟ جانتا تو تھا کہ حیا کو درد ہورہا ہوگا مگر اس نے بتایا کیوں نہیں

وہ تو سوئی بھی چبھ جانے پر میرے آگے گھنٹوں روتی تھی ۔ اورآج اتنے فاصلے آگئے ہیں کہ ' وہ دکھائی دیتا درد بھی چھپا رہی ہے ۔ ' سنان نے دل میں سوچا ، وہ اسکے سامنے کچھ ظاہر نہیں ۔کرنا چاہتا تھا اسلئے اٹھ کھڑا ہوا

میں ڈاکٹر کو بلا لاتا ہوں ۔۔ " بول کر بغیر اسکی جانب دیکھے وہ باہر نکل گیا ۔ حیا نے کرب " ۔ سے آنکھیں بند کرلیں

وہ مجھ سے کترانے لگا ہے ، میں نے بہت فاصلے بڑھا لئے ہیں ۔ صحیح کہتی ہے رمشاء سب " کچھ میرے شک کی وجہ سے ہوا ہے ۔" وہ منہ ہی منہ میں آنکھیں میچیں بول رہی تھی ۔ ۔آنکھوں کے کناروں سے آنسوں بہہ کر گردن تک پھسلتا چلا گیا

یا اللہ پلیز میرا سنان مجھے واپس کردیں ناں پلیز ۔ میں آپ سے اپنا سنان واپس مانگتی ہوں ۔ " پلیز اسے مجھ سے دور نہ کریں پلیز اسے میرا ہی رہنے دیں ۔ میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتی ۔ وہ

بہت اچھا ہے بہت زیادہ۔۔ " وہ بغیر ہاتھ میں لگی ڈرپ کی پرواہ کیئے ہاتھ جوڑ کر ٹھوڑی سے ٹکائے روتے ہوئے من ہی من میں گڑگڑا رہی تھی ۔ ہاتھ میں اٹھتی ٹیسیں ، سر میں لگی چوٹ کے درد میں بڑھتی شدتیں وہ سب کچھ نظر انداز کرتے ہوئے بس گریا کر رہی تھی ۔ اسے بس فکر تھی تو بس اس بات کی کہ کچھ بھی کر کے اسے اس کا سنان واپس مل جائے ۔

میں اب کبھی اس سے نہیں لڑوں گی کبھی بھی نہیں لڑوں گی ۔ کوئی سوال نہیں کوئی جواب نہیں بس اسے واپس کردیں مجھے پلیز یا اللہ پلیز ۔ اسکی ساری باتیں بھی مان لوں گی بس ایک بار مجھے میرا سنان واپس کردیں ۔۔ بس ایک بار ۔۔" وہ ابھی ہی اندر آیا تھا اور سنان کا دل تڑپ کر رہ گیا ، اسے یوں ہاتھ جوڑے روتا دیکھ ۔ وہ اب تیز تیز بولنے لگی آنکھیں زور سے میچیں ہوئی تھیں ۔

حیا ! حیا چپ ہو جاؤ ۔ پلیز آنکھیں کھولو میری طرف دیکھو ۔ " وہ اسکے پاس جاتے اسکے جوڑے ہاتھ پکڑ کر سیدھے کرنے لگا جو اس قدر سختی سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے تھے کہ اسکے ہاتھوں کی نسیں ابھر گئی تھیں ۔

یہیں ہوں میں حیا ۔ پلیز میری شیزو کا آنکھیں تو کھولو ۔۔ " وہ اب باقاعدہ کپکپاتے ہوئے پوری " ۔ ہل بھی رہی تھی ۔ اسکے ہاتھ ٹھنڈے برف سے ہوگئے تھے

کیا ہورہا ہے یہ ۔ ڈاکٹر ! ڈاکٹر ! ۔۔۔ " اس نے وہیں سے چیخ کر ڈاکٹر کو آواز دی جو اسکے " بلانے کے باوجود بھی پتا نہیں کہاں رہ گئے تھے ۔ واپس حیا کی جانب مڑا تو وہ دیکھ سکتا تھا اسکے لب اب صرف سنان کی مالا جپ رہے تھے ۔ سر میں زور دینے کے باعث نئی پٹی پر بھی خون کی لکیریں نمایا ہوگئی تھیں اور یقیناً یوں سختی سے ہاتھوں کو جوڑے رکھنے پر اسے ہاتھ میں ۔لگی سوئی بھی چبھ رہی ہوگی ۔ اسکی تکلیف کا اندازہ کرتے وہ اندر سے لرز گیا تھا

حیا پلیز سنبھالو یہیں ہوں میں ۔۔۔ حیا ! "آخر میں وہ اسے دونوں بازوؤں سے پکڑے زور سے " چیخا یوں کے حیا نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں ۔ وہ اس کے چیخنے پر اندر تک جھنجھوڑ سی گئی ۔ تھی

ہوش کرو یہیں ہوں میں ، چپ ہو جاؤ ۔ " وہ خود کو سنبھالتے ہوئے اسکے جڑے ہاتھ بل آخر " الگ کرنے میں کامیاب ہوگیا تھا ۔ ڈاکٹر بھی اندر آگئے تھے مگر حیا نے سنان کا پکڑا ہاتھ نہیں

چھوڑا وہ اب تک ہکا بکا سی اسے دیکھ رہی تھی یا شاید سب سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی ۔

۔ محسوس ہورہا تھا تو صرف اپنے برف سے ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں پر اسکا گرم لمس

" یہ ابھی سٹریس میں ہیں تبھی یہ سب ہورہا ہے ۔ میں نے آپ کو رات کو بھی بتایا تھا ناں مہینے سے زیادہ ہوگیا ہے یہ کسی ذہنی دباؤ کا شکار ہیں اور کھانے پینے کا بھی بالکل خیال نہیں رکھا گیا ہے بس تبھی یہ سب ہورہا ہے ۔ " ڈاکٹر نے اپنے پروفیشنل انداز میں تحمل سے کہا ۔

سنان نے سر ہاں میں ہلاتے ہوئے حیا کی جانب دیکھا جو اب آنکھیں بند کیۓ سیدھا ہاتھ سر پر رکھی ہوئی تھی ۔ اسے یقیناً شدید درد ہورہا تھا۔

" مِس حیا ریلیکس ۔ خود پر زیادہ زور نہ ڈالیں جلد ہی ٹھیک ہو جائیں گی آپ ۔ سر کی چوٹ بس انکی بے ہوشی تک خطرناک تھی اب فکر کرنے کی کوئی بات نہیں بس انہیں پر سکون رکھنے کی کوشش کریں ۔ " پہلے حیا کو اور پھر سنان سے مخاطب ہوتے ہوئے وہ بتلانے لگے ۔

سنان نے سکھ کا سانس لیا اور شکریہ کرتے ڈاکٹر سے ہاتھ ملایا پھر وہ اسے ایک پرچی پکڑا کر وہاں سے چلے گئے ۔

حیا بس اب خود کو مزید پریشان نہ کرنا میں یہیں ہوں اور سب ٹھیک ہے ہمم ۔ " وہ اسکے " پاس بیٹھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں کہہ رہا تھا حیا نے سسکی بھرتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو آنسو پھر لڑک کر آنکھ سے بہہ گیا ۔

بس نا میں ہوں تو یہیں دیکھو کہیں نہیں جا رہا سب ٹھیک ہے حیا مت دو خود کو اتنی " تکلیف پلیز ۔۔ " وہ پاس ہوتے ہوئے اب اس سے منتوں پر آچکا تھا ۔ وہ اسکی بچپن کی محبت تھی وہ اسے یوں اس طرح روتا تڑپتا ہرگز نہیں دیکھ سکتا تھا ۔ حیا نے ہچکولے لیتے ہوئے سانس بھری اور اسکی جانب دیکھتے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے جس پر سنان نے فوراً شہادت کی انگلی رکھ دی۔

خبردار جو اب ایک لفظ بھی منہ سے نکالا ہو تو ورنہ یہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا پھر روتی رہنا ۔ " " وہ اسکے آنسوں پوچھتے ہوئے پیار کی دھمکی دے رہا تھا جس پر حیا نے واپس ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر نفی میں سر ہلایا ۔ وہ اس وقت شاید ہوش میں نہ تھی ۔

بس پھر چپ چاپ لیٹو آنکھیں بند کرو شاباش اور یہ ہاتھ سیدھا رکھو ڈرپ ختم ہونے دو میں " یہیں بیٹھا ہوں ٹھیک ہے ۔ "

اسکا ہاتھ سیدھا کیا جس میں ڈرپ لگی ہوئی تھی اور خود سٹول پاس کرتے ہوئے اسکے بیڈ کے ساتھ بیٹھ گیا ۔

"روناں نہیں آنکھیں بند کرلو ۔" وہ جو شاید پھر رو دیتی اسکے ڈپٹنے پر آنسوں پی گئی ۔

"میں وعدہ کرتا ہوں حیا کہیں بھی نہیں جاؤں گا کبھی بھی نہیں ، ہمیشہ تمہیں یہیں تمہارے ساتھ کھڑا ملوں گا ۔ آخر اپنی حیا کو چھوڑ کر سنان ملک کہاں جا سکتا ہے ؟" اسکے یوں محبت سے لبریز اعتراف پر وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی ۔ اور اسکے اشارے پر بل آخر آنکھیں بند کرلیں ، سنان نے لمبی سانس بھری اور رب کا شکر ادا کرنے اٹھ کھڑا ہوا ۔

وہ وہیں ہاسپٹل کے اس کمرے میں شکرانے کے نوافل پڑھنے کی نیت سے کھڑا ہوگیا ظھر کی نماز میں ابھی کافی وقت تھا ۔ وضو کر کے باہر نکلا تو نظر بیڈ پر آنکھیں موندے لیٹی ہوئی حیا پر گئی وہ بے اختیار مسکرا دیا ۔ یہ اسکی زندگی میں پہلی بار ہوا تھا جب حیا نے اِس طرح اپنے جذبات ، اپنے احساسات اس کے سامنے بیاں کئے تھے ۔

'میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتی ۔ وہ بہت اچھا ہے بہت زیادہ ۔۔'

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

' ۔یا اللہ پلیز میرا سنان مجھے واپس کردیں ناں پلیز '

کانوں میں اسکے الفاظ اب تک سفر کر رہے تھے ۔ مسکراہٹ میں ڈھلے لبوں کے اوپر مونچھیں نم سی تھیں ۔ وضو کے پانی کے قطرے اسکے چہرے سے اب تک بہہ رہے تھے ۔ پھر وہ سانس بھر کے وہیں چادر بچھائے نماز کے لئے کھڑا ہوگیا ، اس نے سر پر رومال باندھ رکھا تھا ۔ اورچونکہ ہاسپٹل میں پریئر ہال تو تھا نہیں اور پھر حیا سے وعدہ بھی تو کیا تھا کہ وہ یہاں سے ۔کہیں نہیں جائے گا

یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے میرے مولیٰ ۔ " نوافل کی ادائیگی کے بعد اس نے ہاتھ اوپر کو اٹھا " ۔کر دعا کے طریقے سے پھیلا لئے اور آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں شکر ادا کرنے لگا

میں جانتا ہوں وہ جذباتی ہے غصہ بھی بہت جلدی آجاتا ہے اسے لیکن وہ دل کی بھی اتنی " ہی صاف ہے میرے مولیٰ ۔ کم از کم منافقوں کی طرح دل میں باتیں تو نہیں چھپاتی ۔ " یہ کہتے ہوئے اس نے کرب سے آنکھیں کھولیں ، کہ بند آنکھوں کے پار جو شخص نظر آیا تھا وہ ان ۔ سے نفرت نہیں کرنا چاہتا تھا

بس میری حیا جلد از جلد ٹھیک ہو جائے پھر کوئی رکاوٹ ، کوئی شخص ہمارے بیچ نہیں آسکے " گا نہ ہی میں آنے دوں گا ۔ یا رب میری مدد کرنا میں نہیں چاہتا کہ حیا کبھی بھی جان پائے کہ اسکے بابا نے ہی یہ سب ۔۔۔ " کہتے کہتے لفظ حلق میں ہی کہیں نست و نابود ہوگئے ۔ اس نے گہرا سانس لیا اور اوپر کی جانب دیکھا جہاں سفید چھت نظر آرہی تھی مگر وہ آنکھیں بند کیۓ صرف ۔ اپنے رب سے مخاطب تھا

بس حیا کو ٹھیک کردیں وہ بہت حساس ہے یا رب آپ تو سب جانتے ہیں ۔ یا اللہ آپ تو ہر " چیز پر قادر ہیں ہمارے درمیان آئے ہر فاصلے کو بھی ختم کردیں ۔ اب اور مصیبتیں اور دوریاں نہ سہنی پڑیں ۔ میں حیا کو یوں روتا تڑپتا نہیں دیکھ پاؤں گا آپ تو سب جانتے ہیں نا یا اللہ ، میری مدد کرنا میری مدد کرنا ۔۔ " چہرے پر ہاتھ پھیرتے اسنے گردن موڑی حیا اب بھی ویسے ہی ۔ لیٹی ہوئی تھی

میری حیا ۔۔۔ سنان ملک کی حیا ! " اسے پیار سے دیکھتے ہوئے وہ نیچے بچھی چادر اٹھاتے " ۔ ہوئے اٹھا اور حیا کے پاس گیا پھر اسکے نزدیک جھکتے تین بار سر پر لگی چوٹ پہ پھونک ماری

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اللہ تمہیں جلد از جلد ٹھیک کرے ۔ " جھکے ہوئے ہی اس دنیا جہاں سے بے خبر وجود کو " دھیرے سے کہا اور پھر واپس سیدھا ہوگیا ۔ رات کو وہ اسے جس حالت میں روڈ کے بیچ و بیچ بے ہوش ملی تھی ۔ وہ اب تک بھول نہ پا رہا تھا ۔ حیا کے سر سے بہتا خو۔ن وہ لال رنگ جو اسکے کپڑوں میں اب تک لگا ہوا تھا ۔۔

وہ سانس بھر کر پیچھے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا ۔ یہ صرف وہی جانتا تھا کہ وہ حیا کو وہاں روڈ سے ہاسپٹل تک اس حالت میں کس طرح لایا ہے اور پھر اس نے خود کو کیسے سنبھالا ہے ۔ حیا کے سر پر چوٹ لگی تھی اور اسکا ہوش میں آنا بے حد ضروری تھا اگر وہ ہوش میں نہ آتی تو ؟ نہیں اب تو وہ ہوش میں ہے اب سب ٹھیک ہے ۔۔۔ خود کو یقین دہانی کراتا وہ جو ٹیک لگا کر آنکھیں موندا ہوا تھا گنودگی میں چلا گیا ۔

Zainab Sarwar Novels

سر بھاری ہورہا تھا وہ بیدار ہوچکی تھی مگر کمزوری کے باعث آنکھیں کھولنے کی ہمت نہ ہوئی ۔ باہر کھڑکی سے آتی دھوپ اسکے چہرے پر پڑ رہی تھی شاید کسی نے کھڑکی کھول دی تھی لیکن ۔ وہ چپ رہی جیسے وہ سو رہی ہے

پریشان نہ ہو وہ جلد ٹھیک ہو جائے گی تم نے شاہنواز بھائی کو کال کی ؟ انہیں بتانا چاہیئے " میرے خیال سے ۔" وہ سن سکتی تھی دو جوتوں کی ٹک ٹک کرتی آواز اور پھر واصف انکل کی ۔آواز اسکے کانوں میں آئی ۔ اس سے ملنے آئے ہیں اسے اٹھنا چاہیئے

خالہ کو کال کردی تھی میں نے ۔ مجھے یقین نہیں آتا شاہنواز انکل ایسا کیسے کر سکتے ہیں " حالانکہ وہ جانتے تھے کہ میں اور حیا ایک دوسرے کو کتنا چاہتے ہیں ۔ میں انہیں کچھ نہیں بتانا چاہتا اس وقت تو بات تک کرنے کا دل نہیں ۔" حیا جو آنکھیں کھولنے لگی تھی ٹھہر سی ؟ گئی ۔ کیا کیا ہے اسکے بابا نے ؟ سنان کس چیز کی بات کر رہا ہے

یہ کھڑکی کس نے کھول دی ۔" سنان نے اسکی جانب دیکھا حیا کے آدھے چہرے پر باہر " ۔۔ سے آتی دھوپ دیکھ وہ آگے بڑھا اور کھڑکی سے پردہ بند کردیا

جو ہوا سو ہوا اگر تم مجھے پہلے ہی بتا دیتے تو میں حیا کو الگ سے سمجھاتا ۔ اور رہی بات شاہنواز بھائی کی تو تم جانتے تو ہو وہ ہمیشہ سے چاہتے تھے کہ حیا کی شادی انکے بھائی کے بیٹے سے ہی ہو ۔ یہ تو بعد میں سب کو علم ہوا ہے کہ ۔۔ "

نہیں انکل ، وہ جانتے تھے سب کچھ ۔ وہ اپنی بیٹی کو اچھے سے جانتے ہیں پتا نہیں پھر بھی کیوں رمشاء کو وہ سب کچھ بولا اور وہ بھی انکی باتوں میں آگئی ۔ " وہ انکے ساتھ وہیں رکھے صوفے پر بیٹھ گیا ۔

سنان بیٹا دیکھو مجھے پتا ہے یہ سب انھوں نے کیوں کیا ۔ دراصل وہ شروع سے ہی حیا کو لے کر بہت حساس رہے ہیں ۔ انھوں نے دیکھا ہے تم دونوں کو ہمیشہ لڑتے جھگڑتے ۔۔ "

۔۔ لڑتے جھگڑتے لفظ سن کر سنان نے انہیں افسوس سے دیکھا

اب میں نے غلط بھی نہیں کہا کون ہے خاندان میں جو تم دونوں کی لڑائی سے واقف نہیں ؟ "

ہاں لیکن ضروری تھوڑی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے لئے ٹھیک نہیں ۔ لڑائی تو ہر جگہ " ۔ ہوتی ہے ۔ " واصف صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

بس پھر منگنی کے بعد سے تم نے جیسا بتایا کہ اختلافات بڑھ گئے اور پھر جو کچھ بھی ہوا اگر " ان کی جگہ میں بھی ہوتا تو یہی سوچتا کہ جس کے ساتھ میری بیٹی کی ابھی ہی انڈرسٹینڈنگ نہیں ہے تو بعد میں کیا ہوگی ۔ اسکے علاوہ تم انکے بڑے بھائی کو اتنے اچھے سے نہیں جانتے سنان وہ بہت روڈ ہیں اور انکے فیصلے سر آنکھوں پر رکھتے ہیں شاہنواز بھائی ۔ اب ایسے حالات میں انہیں تم دونوں کے بیچ میں آئی لڑائی نے مزید موقع دیا اور پھر میری بیوقوف بچی --- میری ہی تربیت میں کمی رہ گئی شاید۔ " وہ اسے سمجھاتے سمجھاتے رک گئے اور ایک لمبی سانس -- خارج کی

اس نے معافی مانگ تو لی ہے اب آپ اسکی وجہ سے بالکل شرمندہ نہ ہوں ۔ اور حیا کو میں " سمجھا لوں گا وہ سمجھ جائے گی مجھے امید ہے ۔ " اس کی نگاہیں یہ کہتے ہوئے بے اختیار حیا ۔ کی جانب گئیں وہ جو بند آنکھوں سے بے آواز رو رہی تھی

لیکن بیٹا دیکھو وہ بڑے ہیں اور جو کچھ بھی ہوا اسے بھول جاؤ اب تو سب ٹھیک ہے نا ۔ اور " مجھے امید ہے کہ شاہنواز بھائی بھی تمہیں دل سے قبول کریں گے کیونکہ علی کا رشتہ طے ہوگیا ہے کل ہی باتوں باتوں میں آسیہ سے معلوم چلا تھا ۔ " وہ ہلکا سا ہنس دیئے تو سنان نے بھی ۔ مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا

انکل ! میں جانتا ہوں وہ میرے باپ کی جگہ ہیں ۔ ابو تو اس دنیا میں ہیں نہیں جو کچھ ہیں " اب وہی ہیں ۔ اور میں نے ہمیشہ انہیں اپنے ابو کے جیسے ہی سمجھا ہے ۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں انہوں نے جو کچھ بھی کیا تھا وہ حیا کی محبت میں ہی کیا تھا ۔ " اس نے وقفہ لیا تو وہ ۔ اسے دیکھ مسکرا دیئے دل میں یہی دعا جاری تھی کہ سنان جیسا بیٹا خدا سب کو دے

آپ بے فکر رہیں میں اپنے دل میں کوئی میل نہیں رکھوں گا ۔۔ وہ میرے لئے ہمیشہ سے " قابلِ احترام تھے اور ہمیشہ رہیں گے ۔۔ " جہاں واصف صاحب سنان کی صاف گوئی اور بڑے دل پر عش عش کر اٹھے وہیں حیا نے خود پر رشک کیا تھا ۔ سنان ملک جیسا کوئی نہیں ہو سکتا نہ ہی کبھی کوئی اس جیسا حیا کو مل سکتا تھا۔ آج اسے خود کی بیوقوفی پر افسوس اور سنان ۔ کی بے انتہاء محبت پر فخر ہوا تھا

غلط فہمیاں رشتوں کو بالکل ویسے ہی ختم کردیتی ہیں جیسے کہ لکڑی کو دیمک ، بس اپنے " رشتے میں کبھی بھی یہ دیمک نہ لگنے دینا --- " انکی بات پر وہ فرمانبرداری سے سر ہلا گیا۔

سدا خوش رہو میرے بچے اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیاں نصیب کرے ۔ " انکی دعاؤں پر وہ " مسکرائے بغیر نہ رہ سکا ۔ حیا بھی لیٹے لیٹے ہی مسکرا دی اور ایک گہری سکون سے بھرپور سانس فضا میں چھوڑی ۔

تین دن بعد !

حیا کے زخم پہلے سے بہتر ہوگئے تھے ۔ اسلئے آج ان دونوں کی روانگی تھی ، وہ دونوں یہاں کیلیفورنیا آئے تو الگ الگ تھے مگر قسمت کے کھیل کہ اب واپس ساتھ میں ہنسی خوشی جا رہے تھے ۔ انکل واصف اور رمشاء نے ان دونوں کو رخصتی دی اور ائیرپورٹ تک چھوڑ کر آئے ۔ حیا اور رمشاء کے بیچ تو پہلے بھی کوئی خاص تضاد نہ تھا ۔ جو کچھ بھی ہوا تھا دونوں کی فطرت کے بابت ہوا ۔ لیکن اب سب کچھ ٹھیک تھا سب کچھ ۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سنان ! " وہ جو منہ کے آگے میگزین پھیلائے سکون سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا ، حیا کے اتنی " -- محبت سے کی گئی پکار پر فٹ سے اسکی جانب متوجہ ہوا

جی کہئے زوجہ ٹو بی ! " اسکی جانب پورا گھوم کر اس طرح کہا کہ وہ جو مسکرا رہی تھی پزل " ۔ ہوگئی

بولو بھی ، ایسے کیا دیکھ رہی ہو ؟ " سنان کی گہری آنکھیں اسے خود میں پیوست ہوتی نظر آئیں " -- وہ یکدم سیدھی ہوئی اور گہری سانس بھری سنان ہنسی دبا کر رہ گیا

اس طرح دیکھو گے تو کیا کہوں گی میں اونہہ ۔ " وہ دونوں بازوؤں کو سینے پر لپیٹے اسے کن " اکھیوں سے دیکھے کہنے لگی ۔ لہجے میں نروٹھا پن امڈ آیا تھا ، ظاہر سی بات ہے وہ اسے کنفیوز کر ۔ رہا تھا یوں معنی خیزی سے دیکھ کر

اچھا چلو نہیں دیکھتا تمہاری طرف ، اب بولو ۔ " سنان نے واپس میگزین کھولا لیکن اس بار " -- اپنی گود میں رکھ لیا چہرہ چھپا نہ رہا تھا ۔ وہ اسکی اس حرکت پر بے اختیار ہنس دی

کچھ خاص نہیں بس پوچھنا تھا مجھے کچھ -- " حیا نے نگاہیں نیچے کئے کہا -- ہاتھوں کی " ۔ انگلیاں اسکارف کے سرے سے الجھ رہی تھیں

پوچھو میں سن رہا ہوں ۔ " سنان نے اسکا وہی ہاتھ تھاما اور اسکی ہاتھوں کی حرکت کو مکمل " ۔ ختم کر کے بولا ۔ حیا نے آنکھیں زور سے میچیں اور پھر اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا

بابا نے کیا کیا تھا سنان ؟ " اسکے سوال پر سنان نے اپنا ہاتھ اٹھانا چاہا تو حیا نے اپنا دوسرا " ۔ہاتھ اسکے اوپر رکھ لیا اور نفی میں سر ہلائے اسے دیکھا

" -- حیا اب سب "

سنان پلیز میں جاننا چاہتی ہوں ، میں نہیں چاہتی کچھ بھی چھپا رہے مجھ سے پلیز ۔ اور وعدہ " کرتی ہوں اب کی بار غصہ بھی نہیں کروں گی۔ "آخری جملے پر اس نے اپنا ہاتھ اٹھا کر گردن ۔کی کھال پکڑے وعدے کا سگنیچر سائن بنایا

اچھا بتاتا ہوں لیکن یہ جان لو کہ انہوں نے اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق ٹھیک ہی کیا تو اسلئے " " ۔ میں جو کچھ بھی بتاؤں گا اسے یہیں بھول جاؤ گی

ہاں پکا پکا -- " اسکے یوں تیزی سے پکا پکا کہنے پر وہ ہلکا سا مسکرا دیا اور گود میں رکھا میگزین بند " کر کے سائڈ میں کیا۔

حیا دراصل رمشاء منگنی والے دن اندر روم میں یہ کہنے آئی تھی کہ میں تم سے شادی نہ " کروں ۔ کیونکہ تمہاری اور میری بالکل نہیں بنتی ہے اور یہ بات پورے خاندان کو معلوم ہے ۔ اس نے کہا کہ حیا کی شادی تو ویسے بھی اسکے کزن علی سے ہی ہوگی اور وہ بھی بہت جلد اس فیصلے پر حامی بھر دے گی ۔ جب میں نے پوچھا اور مزید اگلوانے کی کوشش کی تو اس نے شاہنواز انکل کا نام لیا کہ وہی ایسا چاہتے ہیں ۔ اس نے یہ سب تب ہی بتایا جس دن وہ لوگ جانے والے تھے ۔ میں اس سے منگنی کے بعد سے صرف اسلئے اتنی بات کر رہا تھا تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ بات اسے کہی کس نے ہے ۔ لیکن جب میں نے اس پر غصہ کیا اور باہر جانے کو کہا تو وہ اپنی عادت کے مطابق مجھ پر ہی چڑ دوڑی اس ہی دوران میرا پیر پھسل گیا اور تم بھی آگئیں ۔ اسکے بعد میں گیا بھی تھا تمہارے گھر اسی دن لیکن شاہنواز انکل کی باتیں سنیں تو الٹے پاؤں واپس آگیا اور یقین بھی ہوگیا کہ رمشاء کو انھوں نے ہی کہا ہوگا ۔ لیکن میں نے تم سے رشتہ کبھی ختم نہیں کیا تھا حیا بس تمہیں احساس دلانے کی غرض سے

دور ہوگیا تھا ۔ وہ ہوٹل میں ایک کمرے کا بھی میں نے واصف انکل کو کہا تھا ۔ اور دیکھو میرا صبر کا پھل مجھے مل گیا مجھے میری حیا واپس مل گئی ۔۔ "

اس نے بات مکمل کر کے سر اٹھایا تو حیا کا ایک بار پھر نم چہرہ دیکھنے کو ملا ۔ سنان نے نفی میں سر ہلایا اور اسکا چہرہ صاف کیا ۔

" رو نہیں حیا اگر تمہاری جگہ میں ہوتا تو شاید اس سے زیادہ ریئکٹ کر جاتا ۔ "

" نہیں تم میری جگہ ہوتے تو پہلے پوری بات سنتے سمجھتے اور سب سے بڑی بات کسی غیر کی باتوں پر یوں یقین نہ کرتے ۔ پتا ہے وہ رمشاء بعد میں میرے پاس بھی آئی تھی اور اتنا کچھ کہہ گئی کہ میں ۔۔ مجھے پتا نہیں کیا ہوگیا تھا میں سمجھ ہی نہ پائی کچھ ۔۔ میری غلط فہمیوں نے ہمارا رشتہ ڈیچ کر دیا نا سنان ۔ " وہ بھیگے چہرے کے ساتھ بول رہی تھی جبکہ آواز میں کپکپاہٹ سنان محسوس کر چکا تھا ۔

" کچھ برباد نہیں ہوا ہے حیا سب کچھ ٹھیک ہے میں نے کہا ہے نا تمہیں اور دیکھو یہ رونا بند کرو ورنہ وہ سامنے بیٹھا بچا تم پر یوں ہی ہنستا رہے گا ۔ " اسکے پاس آکر اس طرح سے کہنے پر حیا

نے بے اختیار سامنے نگاہ اٹھا کر دیکھا جہاں ایک چار سالہ بچا ان دونوں کی جانب ہی دیکھ رہا تھا حیا کے دیکھنے پر مسکرا دیا اور زور سے آنکھیں جھپکائیں -- اس کیوٹ سے بچے کی اس ادا پر روتی ہوئی حیا بل آخر مسکرا دی ۔

چلو چپ ہو جاؤ ورنہ میری ہونے والی بیوی کے ڈارک سرکلز ہوجائیں گے -- " ایک بار پھر " اسکے آنسوں صاف کرتے ہوئے وہ محبت سے بولا ۔ حیا نے رشک بھری نظروں سے اسے دیکھا ۔ وہ اسکا کس قدر خیال رکھتا ہے اور شاید ہی کوئی سنان ملک جیسے خیال رکھ سکے یا اس کے جیسے معاملات کو ہینڈل کرنا جانتا ہو ۔

ایسے نہ دیکھو پھر کہو گی کہ --- " سنان کا چھوڑا ادھورا جملہ اور اسکی وہ مسکراہٹ سے " جگمگاتا چہرہ حیا نے اپنے ہاتھ چھڑائے اور مسکراہٹ چھپائے واپس سیٹ پر ٹیک لگا گئی ۔

ہیو آگڑ نیپ مائے چھوٹا بے بی -- " اپنے کان کے پاس ہوئی سرگوشی پر حیا نے فوراً " آنکھیں کھولیں اور سنان کو گھور کے دیکھا وہ جو قہقہہ لگائے کان پکڑتے ہوئے واپس پیچھے کھسک گیا تھا ۔ سنان اسے یہ جملہ چڑانے کے لئے کہتا تھا کیونکہ اسے چھوٹا بے بی اپنی چڑ لگتی تھی ۔ دراصل وہ سنان کے کندھے تک جو آتی تھی ۔

تنگ مت کرو سونے دو مجھے ورنہ واپس سے ایکس منگیتر بنا دوں گی اونہہ ۔ " اسے دھمکی " لگاتے ہوئے وہ واپس آنکھیں بند کرنے لگی تب ہی سنان نے اسکا کان کھینچا اور پھرتی سے ۔ میگزین سامنے پھیلایا

میں لاسٹ وارننگ دیتی ہوں ۔ " حیا نے منہ بنائے کہا لیکن سنان کے سر پر جوں نہ رینگی " نہ ہی اسکے ہاتھوں نے حرکت کی ۔ وہ اب کی بار پھر آنکھیں موندیں سونے کی کوشش کرنے لگی جب ایک بار پھر سنان نے اسکا گال کھینچا ۔ اب بس ہوگئی تھی حیا اسکی جانب مڑی اور -- اپنے ہاتھوں کا مکہ بناتے ہوئے اسکے بازو پر مارنا شروع کردیا

اچھا بس بس معاف کرو -- " اپنی حرکت پر افسوس کرتے ہوئے وہ ہنسی روکے حیا سے " ۔معافی مانگنے لگا ۔ وہ سنان کے مقابلے کافی دبلی تھی لیکن ہاتھ بڑے زور کے لگتے تھے

اونہہ معاف کیا ۔ " خون خوار نظروں سے کہتے ہوئے وہ اب سانس بھر کر تحمل سے سونے " --- لگی جب ایک بار پھر

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سنان ! " حیا کی روندتی ہوئی چیخ پر جہاں باقی سب متوجہ ہوئے تھے وہیں قہقہ لگاتے سنان " -- کی شامت آ پہنچی تھی

Zainab Sarwar Novels

یہ سنان ملک کی زندگی کی سب سے حسین شب تھی ۔ جسے وہ شاید زندگی بھر کبھی نہ بھلا پائے گا ۔ آج اسکی قربانیاں ، اسکا سمجھوتا ، اسکا خلوص اور سب سے بڑھ کر اسکا صبر اپنے تکمیل ۔ تک پہنچ چکا تھا ۔ آج اسے اسکے صبر کا میٹھا نہیں بلکہ شہد سے زیادہ میٹھا پھل مل چکا تھا آج اسکی بچپن کی محبت ، اسکی شیزوکا ، اسکی حیا ہمیشہ کے لئے اسکی ہو چلی تھی ۔ وہ جو اسکے ہجر کی راتوں میں بہائے آنسوں تھے آج کی شب اس پر پھول بن کر نچھاور ہو رہے تھے ۔ وہ کڑوی یادیں جو اس نے صبر سے گزاری تھیں آج کی شب اس پر نور بن کر بکھر رہی تھیں ۔ پس کہ آج اسے اسکی ساری خوشیاں دے دی گئی تھیں ۔ آج سنان ملک کا امتحان اختتام پزیر -- ہوا تھا اور ایک خوبصورت سفر کا باقاعدہ آغاز ہو چلا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کمرے میں پھیلی جان لیوا خاموشی کو دروازے کی چرچراہٹ نے توڑا تو حیا نے بے اختیار یہاں وہاں گھومتی نگاہیں نیچے جھکا لیں ۔ گھونگھٹ نے تو پہلے سے ہی اسکے حسن کو ڈھک رکھا تھا جبکہ گود میں رکھے سجے سنورے ہاتھ دیکھ سنان بے اختیار سا ہوا تھا ۔ وہ کس طرح اس مالک کا شکر ادا کرے اسے سمجھ نہ آرہا تھا ۔ اسکی حیا سنان ملک کی حیا ۔۔۔ اسکے کمرے میں دلہن ۔۔ کے روپ میں بیٹھی ہوئی تھی اور وہ بھی اس طرح کہ جیسے کسی گڑیا کا گمان ہو

السلامُ علیکم ، آدابِ عاشقانہ قبول کیجئیے زوجہ محترمہ ۔۔ " اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے ، حیا کے " ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامے وہ اسکو زندگی میں پہلی بار صحیح معنوں میں نمک کا مجسمہ بنا ۔ گیا تھا

وعلیکم السلام ۔ " حیا کی آواز جو شاید نجانے کتنے سیکنڈ بعد نکلی تھی اور وہ بھی اتنی ہلکی کہ " ۔ کانوں کو آواز کا شائبہ ہو

حیا میرے پاس تو الفاظ ہی ختم ہوگئے ہیں میری محرمِ جاں ۔۔۔ " اسکا گھونگھٹ اٹھا کر وہ " واری واری ہو گیا ۔ یہ کوئی پہلی بار نہ تھا جو وہ حیا کو اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا مگر اس روپ

میں وہ واقعی اسے پہلی بار دیکھ رہا تھا ۔ اپنے نام کی طرح ہی پاکیزگی اسکے چہرے پر نور بن کر بکھر رہی تھی ۔ اسکے الفاظوں کی گہرائی میں جاتی حیا شرماتے ہوئے لال پڑ گئی ۔

ویسے تم اس قدر کیوں شرما رہی ہو ہم پہلی بار مل رہے ہیں کیا ۔ " اسکے ہاتھوں کو دھیرے سے جھنجھوڑنے والے انداز میں ہلاتے ہوئے وہ حیا کو چہرہ چھپانے پر مجبور کر گیا ۔

آپ اس طرح باتیں کریں گے تو میں شرماوں گی ہی نا ہر لڑکی ہی شرماتی ہے ۔ " وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپائے کہہ رہی تھی ۔

افف کیا تم نے آپ کہا ؟ واقعی میں ۔۔ " سنان نے اداکاری کرتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھا اور اسکا ہاتھ کھینچا کہ وہ آخر کار اسکی نظروں سے بچ نہ سکی ۔

سنان کی نظروں میں خود کے لئے اتنی محبت وہ دیکھ نہ سکی اور ہمیشہ کی طرح اس موقع پر بھی آنکھیں نم کرلیں ۔۔

اوہو میری محرمِ جاں اتنا رو کر تو آئی ہو رخصتی میں واللہ اب آنسوں نکلے نہ تو ۔۔ " پھر وہی ادھورا جملہ اور لو دیتی نگاہیں ۔۔۔

" --سنان "

جی میری جان -- "پیار کی پکار پر پیار سے دیا گیا جواب , حیا رشک بھری نگاہوں سے اسے " دیکھے مسکرا دی ۔

واصف انکل ٹھیک کہہ رہے تھے جو بھی ہوتا ہے اچھے کے لئے ہی ہوتا ہے ۔ دیکھیں نا میں " نے اپنی غلطیوں سے ہمارے رشتے کی اہمیت جانی اور خاص کر آپ کی اہمیت جانی ، یہ جانا کہ میں حیا سنان ملک کے بغیر ادھوری ہوں ۔ میں نے جانا کہ سنان مر تو سکتے ہیں مگر اپنی محبت سے بے وفائی نہیں کر سکتے ۔ اور یہ بھی جانا کہ سنان ملک مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں -- " سنان بے اختیار مسکرایا اور اسکے ساتھ آکر بیٹھ گیا ایسے کہ حیا کا سر اسکے کاندھے پر ٹک گیا ۔

کیوں کہ جو ہوتا ہے اچھے کے لئے ہی ہوتا ہے حیا ۔ " اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے وہ " سانس بھر کر کہنے لگا ۔

" ۔اگر آپ کی محبت کی طاقت نہ ہوتی تو شاید میری نادانیاں ہمارے رشتوں کو کچا نگل جاتیں "

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"حیا ! بس کرو جو ہوا سو ہوا اب تو سب ٹھیک ہے نا ۔ اب اس نئے رشتے کی شروعات سب کچھ بھلا کر ایک نئے سرے سے کرو ۔ جو کچھ تم نے اپنی غلطیوں سے سیکھا اسے آئندہ آنے والے کل میں استعمال کرنا ۔" حیا نے مسکراتے ہوئے اسکے کندھے پر ٹھوڑی ٹکائی اور اسے پیار سے دیکھا ۔

"لڑائیوں سے دوستی تک کا سفر ، پھر دوستی سے محبت ، محبت سے ایکس منگیتر اور پھر بل آخر وہی محبت سے محرم تک کا سفر بہت بہت مبارک ہو آپ کو ۔۔" حیا کے اتنے خوبصورت انداز پر وہ اسے خود کے ساتھ لگائے اس پر جاں نثار گیا ۔

"اور یہ تم سے آپ تک کا سفر بھی بہت بہت مبارک ہو زوجہ محترمہ ۔۔" اسکی بات پر وہ پھسلا کر شرما گئی ۔ اسکے یوں شرماتے ہوئے ہنسنے پر سنان کا اونچا قہقہہ فضا میں بلند ہوا ۔ اور یوں ہمارے حیا اور سنان کی کہانی اختتام پزیر ہوتی ہے ۔

یہ غلط فہمیاں رشتے میں کسی آگ کے شعلے جیسا کام کرتی ہیں جس کی ذرا سی چنگاری بھی رشتوں کو پکڑ لے تو آہستہ آہستہ سب جلا کر راکھ کر دیتی ہے ۔

جبکہ شک کا بیج بھی ان غلط فہمیوں کے سہارے ہی پروان چڑھتا ہے ۔ اسلئے بہتر ہے کہ ہم غیروں کی باتوں پر جلدی عمل پیرا نہ ہوں ۔ اور اپنے رشتوں میں پر اعتمادی اور بھروسہ قائم کریں۔

ختم شد